THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Saturday, August 29, 1992

(39th Session)

Volume IV No. 1

(Nos. 1—2)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Quran 1-2
2. Penal of Presiding Officers .... 2—5
3. Motion Under Rule 236 *Re* : suspension of Question Hour 5
4. Message from the National Assembly .... 5—10
5. Leave of Absence 10
6. Adjournment Motions :—
   (i) *Re* : dismissal of local employees by BWL HUB (Balochistan Wheels Ltd) 11-12
   (ii) *Re* : unrest in the labour due to privatization of BWL 12-13
   (iii) *Re* : loss of crores of rupees in Pat Feeder Project .. 13—22
7. Discussion of Foreign Policy .... 22—52

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, August 29, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Presiding Officer (Malik Faridullah Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ
الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝٣٠ نَحْنُ أَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝٣١ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝٣٢
وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صٰلِحًا وَقَالَ
إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝٣٣ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ
ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ
وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝٣٤ وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقّٰهَآ
إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝٣٥

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو عام بخشش والا خاص مہربان ہے بے شک
جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے پھر اسی عقیدے پر
مرنے تک جمے رہے ان پر رحمت کے فرشتے نازل ہوں گے اور ان سے
کہیں گے کہ آئندہ کے لئے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ کرو اور نہ گزشتہ
کے لئے کسی طرح کا رنج، اور جس بہشت کا تم سے وعدہ کیا گیا اب اس

کی خوشیاں مناؤ دنیا کی زندگی میں بھی ہم بحکم الہیٰ تمھارے حامی و مدد گار تھے اور آخرت میں بھی ہوں گے اور جس چیز کو تمارا جی چاہے گا تمھارے کئے بہشت میں موجود ہوں گے۔ اور جو چیز تم طلب کرو گے وہاں حاضر ہو گی۔ یہ بخشنے والے مہربانی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھاری ضیافت ہے۔ اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور نیکو کار بھی ہو اور لوگوں سے کہے کہ میں بھی فرمانبردار بندوں میں سے ہوں اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ دیکھنے والوں کی نظر میں بہت ہی اچھا ہو۔ اگر ایسا کرو گے تو تم دیکھ لو گے کہ تم میں اور جس شخص میں عداوت تھی تو اب وہ ایک دم سے گویا وہ تمھارا دلسوز دوست ہے اور اس میں مدارات کی توفیق انہیں لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ انھی لوگوں کو دی جاتی ہے جن کے بڑے نصیب ہوتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ: جزاک اللہ۔ سید اشتیاق اظہر پوائنٹ آف آرڈر پر۔

سید اشتیاق اظہر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ۔ میں پہلے یہ پڑھ لوں۔ پھر آپ کی بات سنوں گا۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Presiding Officer : I Will read out the Chairmen's Order about the panel of Presiding Officers.

In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1986, the Chairman has nominated the following Members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 39th Session of the Senate of Pakistan :

(1) Malik Faridullah Khan.

(2) Malik Muhammad Hayat.

(3) Syed Abdullah Shah.

سید اشتیاق اظہر: جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ ، کل جو کراچی میں خواتین کے ساتھ واقعہ پیش آیا تھا جس میں ''ڈان'' کے مطابق ایک سو خواتین گرفتار ہوئی تھیں اور ''جنگ'' کراچی کے مطابق دو سو۔ ان خواتین کو رات بھر حوالات میں رکھا گیا اور آج صبح جب ان کی رہائی کے لئے بات کی گئی تو بتایا گیا کہ ان کے والدین اور اہل خاندان آئیں۔ جب یہ تھانوں میں گئے تو ان کو بھی گرفتار کر لیا گیا اور اب تک یہ رہا نہیں ہوئی ہیں میں نے اس سلسلے میں ایک تحریک التواء بھی پیش کی ہے۔ کیونکہ معاملہ فوری نوعیت کا ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ اس پر گفتگو کی اجازت دیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو اشتعال دلا کر سڑکوں پر لانا چاہتے ہیں اور چونکہ یہ صوبائی معاملہ نہیں ہے۔ اور آپ کی جو سہ رکنی کمیٹی ہے اس میں وفاق کی بھی نمائندگی ہے۔ یہ سراسر میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین کہ یہ قومی مسئلہ ہے اور اس پر میں آپ سے درخواست کروں گا اس تحریک التواء پر گفتگو کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اشتیاق اظہر صاحب ابھی تک ہمارے پاس فائل نہیں آئی ہے اور اسے کل کے لئے رکھ لیتے ہیں اگر وہ پہنچ جاتی ہے تو متعلقہ وزارت کو نوٹس دینا پڑتا ہے۔ میرا خیال ہے اسے کل دیکھ لیں گے۔ جی گجکی صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد گجکی: جناب والا! یہ جو سیشن اس وقت چل رہا ہے یہ ریکوزیشن کا ہے۔ اس میں ہم نے ایک ایجنڈا دیا ہوا تھا۔ جو ایک تو فارن پالیسی پر تھا دوسرا ہمارا نکتہ لاء اینڈ آرڈر situation in the country اور تیسرا زرعی پالیسی پر ہے۔ اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس میں تو کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی کہ یہ ہماری ریکوزیشن کی

بنیاد پر چل رہا ہے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر رولز اجازت دیں تو اسی ایجنڈے کو ہم چلائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میرا خیال ہے کہ اسی ایجنڈے پر ہم جا رہے ہیں آج فارن پالیسی پر debate ہے۔ اگر یہ ختم ہوتی ہے تو میرا خیال ہے ایگریکلچر پالیسی پر بھی نوٹس آیا ہوا ہے۔ کل کے لئے انشاء اللہ زرعی پالیسی کور کھتے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : اور لاء اینڈ آرڈر پر جناب؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اس پر تو بحث ہو چکی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : نہیں جناب۔ that was only for Sindh یہاں پر mix up کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ لا اینڈ آرڈر situation سندھ کی تھی۔ ہم ملک کی بات کرتے۔ ایک صوبے کی ہم بات نہیں کر رہے۔

Mr. Presiding Officer : I think, Gichki Sahib, we can discuss this in the Chamber. کل چیئرمین صاحب آئیں۔ ان سے بات کر لیں۔

Syed Abdullah Shah : Point of order.

Mr. Presiding Officer : Abdullah Shah Sahib on a point of order.

Syed Abdullah Shah : Sir, these rules were framed perhaps only keeping in view the summoning of the Senate by the President. Rules are same whether the session is called by the President or it is requisitioned. So, I will make a request to you that the Chairman of the Rules Committee Mr. Iqbal Ahmad Khan is here, we have to amend these rules so that when a session is requisitioned then preference should be given to the requisitioning Members business. Otherwise the rule as it stands today, it says that on Sundays Private Members' business shall have precedence and on all other days no business other than the government's business shall be transacted except with the consent of the Leader of the House. So, this is a flaw that when there is a requsitioned session of the Senate these rules will apply but the business cannot be transacted. So, we have to amend these rules. And I think you will kindly direct the House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : عبداللہ شاہ ہمارے پاس فارن پالیسی پر تو آج debate جاری ہے۔

سید عبداللہ شاہ : جناب انہیں رولز میں ترمیم کرنا پڑے گی۔ پہلی مرتبہ یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ریکوزیشن سیشن بلانا پڑنے گا۔

Mr. Presiding Officer : I think we can discuss this with the Chairman tomorrow.

Syed Abdullah Shah : Well.

Mr. Presiding Officer : Thank you. Yes, Muhammad Ali Khan Sahib.

MOTION UNDER RULE 236 RE-SUSPENSION OF QUESTION HOUR

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, I beg to move that under rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of rule 38 of the said rules regarding Question Hour be dispensed with.

Mr. Presiding Officer : It has been moved by Mr. Muhammad Ali Khan that under rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business and the Senate 1988 the requirement of rule 38 of the said rules regarding question hour be dispensedwith ?

(The motion was adopted)

MESSAGES FROM THE NATIONAL ASSEMBLY.

Mr. Presiding Officer : Question Hour is dispense with. I will read out the National Assembly's intimation :

In pursuance of rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1992. I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly

has passed the Pakistan Engineering Council (Amendment) Bill, 1992 on the 25th August. This is for your kind information, we have received this from the Secretary, National Assembly. Syed Faseih Iqbal Sahib.

سید فصیح اقبال: جناب چئیر مین صاحب میں ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آج جو یہ ایک آئینی اور تاریخی اجلاس ہمارا ہو رہا ہے۔ جو چئیر مین صاحب نے پرسوں یہاں فیصلہ دیا تھا پی ٹی وی نے اس کی اہمیت اتنی کم کی کہ اسے ایک پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ قرار دیا جس میں پاکستان کے اٹارنی جنرل اور ہمارے معزز سینیٹر جو قانونی ماہر ہیں۔ جس میں یحییٰ بختیار نے۔ اقبال احمد خان نے بلکہ اکیس سینیٹروں نے حصہ لیا۔ ان میں سے کسی کا نام نہیں دیا اور اس خبر کو تو بجکر بائیس منٹ پر یعنی جب غیر اہم خبریں نشر کی گئی تھیں تو ایک چھوٹا سا حوالہ دے کر کہا کہ آج کا اجلاس ہوا۔ بابری مسجد پر ایک قرار داد پاس ہوئی بلکہ نیشنل اسمبلی کی بھی یہی theam تھی۔ مختصر سا ذکر کر کے کہہ دیا کہ ریکوزیشن بنا پر چئیر مین نے دوبارہ اجلاس بلالیا۔ اب اس سلسلے میں پاکستان کے عوام کا الیکٹرانک میڈیا پر جو public exchequer سے چلتا ہے اس پر بڑا حق ہے میں سب کا۔ اس میں کسی ٹریژری بینچ یا اپوزیشن کا مسئلہ نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ابلاغ کی آزادی کا مسئلہ ہے اس کی آئین میں گارنٹی ہے۔ اس طرح اگر پی ٹی وی یا ہمارا الیکٹرانک میڈیا جو سرکاری تحویل میں ہے اس قسم کی باتیں کرے گا تو اس سے جناب آپ کے ملک کے معاملات میں خلل اندازی ہو گی freedom of speech and expression ہمارا آئینی حق ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب وہ ایوان کے سلسلے میں وہ کچھ کر رہے ہیں تو اور معاملات میں کیا کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ یہاں وزیر اطلاعات موجود نہیں ہیں۔ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ جب بھی ان کا کوئی مسئلہ ہوتا ہے وہ بہت جلدی میں آتے ہیں اور پوری طرح جواب بھی نہیں دے پاتے۔ میں یہ مسئلہ آپ کے نوٹس میں اس لئے لایا ہوں۔ پرسوں میں نے یہ بنایا تھا کہ یہاں اسلام آباد میں سٹوڈنٹس کے ساتھ پولیس نے کوئی ناروا حرکت کی

اور کیمپ جلا دیا اس پر میں نے اور مخدوم صاحب نے بات کی اس کا بالکل ذکر نہیں کیا ساڑھے بارہ بجے جو پروگرام دیکھاتے ہیں اس کا اس میں بالکل ذکر نہیں کیا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر : فصیح اقبال صاحب جب وزیر اطلاعات صاحب یہاں نہیں ہیں۔

سید فصیح اقبال : دیکھیں بات یہ ہے وہ نہ ہوں یہ تو collective responsibility ہے کیبنٹ کے وزراء بیٹھے ہیں ۔ وزیر اطلاعات کیا جواب دیں گے ۔ چئیرمین کی حیثیت سے آپ جو فیصلہ کریں ۔ دو دن کے اندر ورنہ ہم یہاں پھر ایسی قرار داد پیش کریں گے میں آپ کو embarrass نہیں کرنا چاہتا لیکن آپ آئین کے محافظ ہیں ۔ اس وقت آپ یہاں بیٹھے ہیں اور خود ہمارے ساتھی ہیں آپ دیکھیں اس قسم کی باتیں یا تو آپ رپورٹ نہ کریں اگر رپورٹ کریں تو صحیح رپورٹ کریں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر : جناب انور سیف اللہ خان صاحب۔

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, we shall certainly convey this to our colleague the Minister for Information and I am sure we will rectify the situation and آئندہ انشاء اللہ نہیں ہوگا۔

سید فصیح اقبال : فیصلے کو دوبارہ نشر کیا جائے۔ پچھلی حکومت نے ایسا کیا تھا۔

جناب انور سیف اللہ خان : انشاء اللہ وہ بھی نشر ہو جائے گا۔ آج انہوں نے لمبی تقریر کر دی ہے انشاء اللہ یہ بھی نشر ہو گی اخبار والے بھی بیٹھے ہیں۔

سید فصیح اقبال : اخبار والوں نے پورا justify کیا نیشنل پریس نے پورا اچھا پا ہم ان کے بڑے شکر گزار ہیں۔ سوال تو صرف پی ٹی وی اور ریڈیو کا ہے ۔ جنہوں نے اس کو اہمیت نہیں دی اور اس کا ذکر ہی نہیں کیا۔

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, we shall convey this to the Information Minister and we shall ensure that this will again be broadcast.

Syed Faseih Iqbal : Correct version.

جناب شہزاد گل: پوائنٹ آف آرڈر جیسے فصیح اقبال صاحب نے فرمایا یہی پی ٹی وی والوں نے اسی دن انڈس river اتھارٹی بل کے متعلق خبر نشر کی کہ اس بل پر خواندگی مکمل ہو گئی حالانکہ اس بل پر ابھی تک پہلی خواندگی ختم نہیں ہوئی ہے۔ منسٹر صاحب کو بھی پتہ ہے اور اس خبر کے نشر ہونے کا جھوٹا پن تو اس سے ظاہر ہے آج پھر اسی بل کو آرڈر آف دی ڈے پر مزید بحث کے لئے رکھا گیا ہے۔ پہلی خواندگی مکمل نہیں ہوئی تھی لیکن پی ٹی وی والوں نے نشر کر دیا کہ پہلی خواندگی مکمل ہو گئی اور اب بل دوسرے مرحلے پر چلا گیا تو ان کو ہدایت کرنی چائیے کہ سینٹ کی کارروائی نشر کرتے وقت درست طور پر خبر نشر کرنی چائیے۔

Dr. Bisharat Ellahi : Sir, I have heard with a lot of interest about what honourable Anwar Saifullah Khan Sahib had to say about his views and about what the honourable Information Minister is likely to do about the decision of the Chair on this very important issue.

لیکن سوال یہ ہوتا ہے ہر چیز کا ایک موزوں موقع ہوتا ہے میرا خیال ہے اب وہ دن گزر گئے ہیں۔ یا تو یہ سلیم سیف اللہ خان صاحب ہمیں یہ ایشورنس دے دیں کہ آج ٹی وی پر اس کو rectify کر دیں گے۔ پھر بھی انسان سوچتا ہے۔ within certain time frame یہ ہو گیا۔

جناب پریذائیڈنگ: آپ کچھ کہیں۔ ڈاکٹر بشارت الہیٰ صاحب نے آپ کی طرف اشارہ کیا۔

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sorry, I had to interrupt him to correct him that I an Anwar Saifullah, could he repeat what he just said.

Dr. Bisharat Ellahi : I might have said it in error but I

think I started of by saying honourable Anwar Saifullah Khan, if I had made that mistake, it is not such a grave mistake which completely distracted him what I had to say. What I said was ہر کام کے لئے ایک موزوں طریقہ اور ایک time frame ہوتا ہے۔ decision کو ہوئے دو دن گزر گئے ہیں اگر آپ assurance دے دیتے ہیں کہ آپ فوری طور پر اسے rectify کر دیں گے۔ And the Pakistan Television will report it in some length today پھر تو بات ٹھیک ہے اگر یہ لمبا کام کرنے والی بات ہے وہ منسٹر صاحب سے بات کریں گے اور پھر وہ اس کا فیصلہ کریں گے۔

I don't think that would be acceptable to the members of the Senate. Thank you.

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, I accept what Dr. Sahib has said we shall have this news repeated in this evening. Thank you.

Mr. Presiding Officer : Thank you very much. Yes, Tariq Chaudhry Sahib.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چئیر مین میں اسی ضمن میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا میرے جو ساتھی ہیں ان کی feeling کا احساس ہے لیکن میں سمجھتا ہوں جس طرح سرکاری میڈیا نے اس اہم خبر کو نظر انداز کیا ہے اس کے باوجود قومی پریس نے اور خاص طور پر قومی اخبارات نے جس طرح اس کو جلی سرخیوں میں شائع کیا ہے اس کے بعد سرکاری میڈیا میں شائع ہونے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی لہذا میں یہ سمجھتا ہوں اس کو دوبارہ نشر کروا کے ہم اس کی اہمیت کو کم نہیں کریں گے زیادہ نہیں کریں گے لوگ سرکاری میڈیا کو اتنا ہی سنجیدہ لیتے ہیں اتنی ہی اہمیت دیتے ہیں جتنی خود سرکار کو۔ لہذا اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس کو دوبارہ نشر کیا جائے نیشنل پریس نے جس طرح اس کو کوریج دی ہے وہ اس کی اہمیت کو بتانے کے لئے کافی ہے اور وہ ساری دنیا تک پہنچ چکی ہے لہذا اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب نے فصیح اقبال صاحب شہزاد گل اور ڈاکٹر صاحب کے مطالبے کے اوپر مان لیا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : پروفیسر خورشید احمد علاج کی غرض سے انگلینڈ گئے ہوئے ہیں اس لئے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میر عبدالجبار ذاتی مصروفیات کی وجہ سے ۲۹ اگست تا ۳۱ اگست تک اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اخوانزادہ بہرہ ور سعید علاج کی غرض سے لندن گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : چوہدری شجاعت حسین وزیر داخلہ سرکاری مصروفیات کے باعث آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب محمد صدیق خان کانجو وزیر خارجہ کابل گئے ہوئے ہیں اس لئے آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب اسلام نبی وزیر پیداوار سرکاری مصروفیات کی وجہ سے کراچی میں ہیں اس لئے آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ سید تسنیم نواز گردیزی وزیر صحت انڈونیشیا (جکارتہ) گئے ہوئے ہیں اس لئے ۲۹ اگست تا ۶ ستمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ شیخ رشید احمد وزیر برائے صنعت و ثقافت سرکاری وفد لے کر امریکہ گئے

ہوئے ہیں اس لئے حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔ ایڈجرنمنٹ موشنز۔ حافظ حسین احمد صاحب ۵۳ It has already been move تو اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔

ADJOURNMENT MOTIONS

The second is 143, it is a joint adjournment motion in the name of Muhammad Tariq Chaudhry, Syed Faseih Iqbal, Dr. Bisharat Ellahi, Syed Abdullah Shah, Mir Abdul Jabbar, Mr. Abdur Rahim Khan Mandhokhel, Syed Iqbal Haider, Mr. Manzoor Ahmad Gichki, on the non-implementation of Prime Minister's order regarding payment of allowance.

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر یہ پہلے move ہو چکا ہے اس وقت لالیکا صاحب نے ایشورنس دیا تھا کہ دو دن کے بعد تمام تفصیلات معلوم کر کے پھر میں اس پوزیشن میں ہوں گا کہ میں کچھ کہوں ۔ جناب والا ! اب لالیکا صاحب موجود ہی نہیں ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس کا جواب کون دے گا۔ کس طریقے سے یہ چلے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : کوئی دوسرا وزیر اس کے لئے تیار ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : اگر یہ اپنی collective responsibility سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : انور سیف اللہ خان صاحب کچھ کہنا پسند کریں گے۔

جناب انور سیف اللہ خان : collective responsibility سے ہم وہ نہیں کر رہے۔ we agree that there is collective responsibility but every Minister has his own portfolio. The other day the honourable Information Minister made a commitment that he would come back to the House in just two days so if we give him a chance hopefully he will give by tomorrow otherwise we will seek a decision from him and then announce it to the House tomorrow Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : اس میں تو implementation کا مسئلہ ہے۔ اس میں خان صاحب دو سو روپے کا مسئلہ ہے۔ پی ٹی وی کو مل چکا ہے یہ تو مسئلہ صرف یہ تھا کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ مل رہا ہے یا نہیں مل رہا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا انہوں نے تو آج announce کرنا ہے۔

Mr. Presiding Officer : Mr. Hasan A. Shaikh is on point of order.

Mr. Hassan A. Shaikh : Sir, there is one section of Identity Card, the people in Karachi who are not being paid these Rs. 200 allowance their names also should be included in this list.

Mr. Presiding Officer : No. But for that you will have to move a separate motion. This is specifically for the employees of the APP. So, it is deferred for tomorrow.

The third Adjournment Motion is again in the name of Mr. Manzoor Ahmad Gichki, Hafiz Hussain Ahmed, Mr. Abdul Raheem Khan, Syed Abdullah Shah, Mr. Gulzar Ahmed Khan, Sardar Bashir Ahmed Tareen, Qazi Hussain Ahmed and Syed Ehsan Shah.

Yes, kindly move it, Manzoor Ahmed Gichki Sahib.

ADJOURNMENT MOTIONS

(i) *RE* : DISMISSAL OF LOCAL EMPLOYEES BY BWL HUB (BALOCHISTAN WHEELS LTD.)

Mr. Manzoor Ahmed Gichki : Sir, I move :—

"That the business of the House be adjourned to discuss the following matter of great public importance and of recent orrurrence, namely —

"Dismissal of Local Employees by BWL HUB (Balochistan Wheels Ltd.) by its new owners after the concern has been privatised. This has caused unrest among the labours of Balochistan and the rest of the country."

Mr. Presiding Officer : Is it opposed ?

Jam Muhammad Yousuf : Opposed.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki : 'Masha Allah'. Congratulation. He has opposed. He belongs to that area.

Mr. Presiding Officer : Anybody who want to move it ?

(ii) *RE* : UNREST IN THE LABOUR DUE TO PRIVATIZATION OF BWL

Syed Abdullah Shah : Yes, I will move it again —

"Sir, we give following, notice under Rule 73 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate.

The Business of the House be adjourned to discuss the following matter of great public importance and of recent occurrence namely,—

"Dismissal of Local Employees by BWL HUB (Balochistan Wheels Ltd.) by its new owners after the concern has been privatised. This has caused unrest among the labours of Balochistan and the rest of the country."

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : قاضی صاحب آپ اسے پیش کرینگے۔

قاضی حسین احمد : میں نے پیش کر دیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ ، گچکی صاحب ، آپ اس کے اوپر کوئی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ، پرسوں مجھے وہاں کے مزدوروں کی طرف سے ایک ٹیلیگرام ملا تھا۔ اس ٹیلیگرام میں تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے گولڈن شیک ہینڈ کی جو ایک سکیم ہے کہ اس کے تحت جتنے بھی چاہے مزدور باہر نکال دے اور اس کے تحت اب نکالا بھی جا رہا ہے۔ وہاں کے مزدوروں نے یہ کہا ہے کہ ہم وہاں کام کرنا چاہتے

ہیں بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ بلوچستان میں ایک ہی انڈسٹری ہے جو کہ Balochistan Wheels کے نام سے ہے جو کہ حب چوکی میں ہے اور یہ جام یوسف صاحب کی ہی constituency میں ہے اور انہوں نے اس کو oppose کیا ہے۔ یہ واحد انڈسٹری ہے وہاں جو denationalized ہوئی ہے اس میں ۲۲۲ لوکل مزدور تھے جو کام کر رہے تھے۔

جناب والا، بد قسمتی یہ ہے کہ حب چوکی میں جتنی بھی انڈسٹری ہے ان میں بہت کم تعداد میں لوکل ورکرز کو لیا گیا ہے اور جب یہ صنعت denationalized ہو گئی ہے تو اس میں سے جو پہلے ہی کم ورکرز تھے ان کو بھی نکالا گیا ہے تو جناب والا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ انہوں نے مجھے اس سلسلے میں ٹیلیگرام دیا ہے اور اس ٹیلیگرام کے تحت یہ مسئلہ رولز کے تحت ارجنٹ ہے، اہم ہے اور یہ تحریک admissibility کی تمام کلاز کو پورا کرتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اسے منظور کر کے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ تو تحریک التواء ہے اگر اسے منظور کریں گے تو بحث کے لئے کریں گے۔

جناب منظور احمد گچکی: اگر بحث کے لئے منظور کریں گے تو میں اس کے لئے درخواست کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں، پہلے admissibility پر بات مکمل ہو جائے، اس کے بعد دیکھیں گے۔ سید عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ: مجھے محترم وزیر جام یوسف صاحب پر بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ ان کی اپنی constituency کی بات تھی، لیکن ملازمت بڑی مجبوریاں پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے انہیں اس تحریک التواء کو oppose کرنا پڑا۔

جناب چیئرمین! اس حکومت نے جو پرائیوٹائزیشن کی جو پالیسی اپنا رکھی ہے، اب اس کے نتائج سامنے آنے شروع ہو گئے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ مزدور دشمن پالیسی ہے، monopolies create کر رہے ہیں، غریب کو غریب تر کرنا چاہتے ہیں اور امیر کو امیر

ترین کرنا چاہتے ہیں - جہاں پر یہ پالیسی اختیار کی گئی ہے وہاں پر اب مزدوروں کو نکال رہے ہیں لیکن حکومت کہتی ہے کہ یہ سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے تو میری عرض یہ ہے کہ اس سے لوگوں میں خلفشار پیدا ہو رہا ہے - مہنگائی کی حالت آپ جانتے ہیں - آپ جانتے ہیں کہ پہلے ہی بیروزگاری کتنی ہے اور جن کو روزگار ملا ہوا ہے، انہیں بھی آپ نکال رہے ہیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس موشن کو admit کریں اور حکومت نے لیبرز کے متعلق جو overall پالیسی اپنا رکھی ہے پرائیویٹائزیشن کے حوالے سے اس پر بحث کی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: قاضی صاحب، آپ کچھ اس پر ارشاد فرمائیں گے۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! نج کاری کی پالیسی جس طریقے سے چلائی جا رہی ہے اس کا آئی جے آئی کے منشور میں کبھی بھی اس کا ذکر نہیں تھا - یہ وزیر اعظم نواز شریف کی بالکل اپنی ایک ذہنی اختراع ہے اس طریقے سے وہ مختلف ملکی اثاثوں کو اونے پونے داموں throwaway prices پر دے رہے ہیں اس کے بارے میں لوگوں میں بڑی پریشانی ہے اس عدم اطمینان کے ساتھ یہ بات بھی شامل ہے کہ مزدوروں کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے جو کام کرنے والے لوگ ہیں ان میں پہلے سے، وہ پریشان ہیں کہ جب ان کو نئے مالکان کے سپرد کیا جائے گا تو کیا ان کی کوئی گارنٹی ہے کہ ان ملازمت کی کوئی security ہے - یہ ہمارے سامنے ایک ثبوت ہے کہ نئے مالکان کے آنے کے بعد انہوں نے اپنی مرضی سے مزدوروں کو علیحدہ کیا ہے اور یہ بات خاص طور پر تشویش ناک ہے کہ چھوٹے صوبوں سے تعلق رکھنے والے ملازمین میں ایسی باتوں سے جو عدم تحفظ اور بے اطمینانی پھیلے گی وہ ملکی اور قومی یکجہتی کے لئے نقصان دہ ہو گی - میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر بحث ہونی چاہئے تاکہ اس طرح کی جو highhandedness ہے اور لوگوں کی اپنی من مانی ہے اسے روکا جا سکے شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حکومت کی طرف سے کوئی جواب دینا چاہے گا - جام صاحب۔

جام محمد یوسف: یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان میں جو یونٹ پرائیویٹ ہوا ہے اس میں ۲۴۴ ملازمین تھے اس میں سے ۲۱۳ مزدوروں کو گولڈن شیک ہینڈ سکیم کے تحت فارغ کر دیا گیا ہے اور اس وقت ۳۱ لیبرز کام کر رہے ہیں۔ according to the information from the Balochistan Province, the Labour Department of Balochistan نے بنایا ہے کہ میسرز عبد القادر نے اپنے arrangement کے تحت ad hoc basis پر ۴۰ ورکرز کراچی سے لایا ہے تاکہ معاہدے کے تحت اس فرم کو uptodate رکھا جائے۔ according to the policy جو گورنمنٹ بلوچستان کی ہے وہ یہ ہے کہ 75% employees will be recruited by the Local Authority اس کے تحت بلوچستان لیں گے جب پرائیویٹائزیشن کا کام سٹارٹ ہو جائے گا۔ یعنی پرائیویٹائزیشن کے تحت لوکل بھرتی وہاں سے ۷۵ فیصد ہو گی۔ ایک کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے اس سلسلے میں جو کہ Headed by the Labour Secretary جس کے ممبر ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر اور ڈپٹی کمشنر لسبیلہ ہوں گے۔ یہ کمیٹی ریکروٹ منٹس کو oversee کرے گی۔ جہاں تک انہوں نے مزدوروں کے بارے میں کہا ہے کہ وہ strike پر ہیں اس کے بارے میں بلوچستان گورنمنٹ نے کہا ہے کہ کوئی strike نہیں ہے بلکہ فیکٹریز ہیں کام ہو رہا ہے Therefore, in this position I hope that the members will not press the adjournment motion.

جناب منظور احمد گچگی: انہوں نے ہاؤس کے سامنے حقیقت واضح نہیں کی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: گچگی صاحب، آپ ان کی سٹیٹمنٹ کے بعد کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب منظور احمد گچگی: جناب والا! میں ان کی سٹیٹمنٹ سے بالکل مطمئن نہیں ہوں، میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ بلوچستان میں ایک قانون ہے جس کے تحت جب کوئی بھی انڈسٹری establish کی جاتی ہے تو 75% مزدور جو ہیں تو وہ بلوچستان سے ہی لئے جاتے ہیں باقی جو 25% ہیں وہ skilled labour ہے چونکہ یہ وہاں نہیں ہیں اس لئے یہ 25% رکھا ہوا ہے اگر یہ 25% وہاں ہوں تو اس کو بھی replace کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین ! یہ ''حب چوکی'' میں صرف تین ایسی انڈسٹریز ہیں جو گورنمنٹ کی تھیں۔ ایک بلوچستان وہلیز، بلوچستان Bolan Castings اور تیسری Bela Engineers اب جیسا کہ قاضی صاحب نے یہ فرمایا کہ جس غلط طریقے سے نج کاری کے عمل کو استعمال کیا جا رہا ہے اور جس طریقے سے اپنے چہتے جو ہیں حکومت کے توکل اور منشا کے نام سے، اور یہ انڈسٹری بھی عبدالقادر توکل کو ہی دی گئی ہے آپ حیران ہوں گے کہ اس وقت اس کی لینڈ کو چھوڑ کر اس انڈسٹری کو آپ چھوڑیئے جو اس وقت Finished goods وہاں موجود ہیں ان کی قیمت اتنی ہے جتنی کہ انہوں نے bid دی ہوئی ہے چونکہ پورے ملک کا یہی حال ہے اور یہی کچھ ہو رہا ہے اس لئے اس کا رونا تو روز اسمبلی میں روتے ہیں اور اس کا جواب یہاں ہی دیا جاتا ہے اور جس طریقہ سے ہم دینا چاہئیں ہماری مرضی ہے۔

جناب والا! ہم بلوچستان کے لوگ اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ جن انڈسٹریز کو ڈی نیشنلائیز کیا گیا ہے ان میں بچے کھچے مزدوروں کو بھی نکالا گیا ہے جن کا گزر بسر ہی اس مزدوری پر ہے۔ اور پھر وہ لوگ جو skilled ہیں اب سوال یہاں پہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب ہم کام کرنا چاہتے ہیں آپ ویسے بھی دوبارہ مزدور بھرتی کر رہے ہیں آپ کو حیرانگی ہو گی کہ ۲۲۲ آدمیوں میں سے صرف ۳۲ آدمی رکھے گئے ہیں اور باقی تمام اس کی لیبر کو نکالا گیا ہے جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کام کرنا چاہتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد کس طریقے سے بھرتی کیا جا رہا ہے وزیر موصوف جو کچھ کہہ رہے ہیں ان کی اطلاع غلط ہے اور ان کو اطلاع بہت غلط دی گئی ہے باقاعدہ سندھ اور کراچی یا دوسرے علاقوں سے ان کو لیا جا رہا ہے مقامی مزدور وہاں جاتے ہیں ان کو نہیں لیا جاتا ان کا stand یہ ہے کہ اگر ہم مقامی مزدور کو لے لیں تو یہ کل ہمارے خلاف احتجاج کریں گے اور اگر ہم باہر کے مزدور کو لیں گے تو وہ چونکہ مزاحمت نہیں کر سکتے ہماری پالیسیوں کے خلاف، اس لئے ہم انہیں رکھتے ہیں۔

جناب والا! آپ کو حیرانگی ہو گی کہ اگر بلوچستان کا ایک مزدور جاتا ہے ان

انڈسٹریز میں، اور کہتا ہے کہ جی میں بلوچستان کا مقامی ہوں وہاں کا سکونتی ہوں تو ان سے فوراً یہ کہا جاتا ہے کہ آپ اپنا مقامی سرٹیفکیٹ دکھادیں۔ لیکن اگر فرنٹیئر، کراچی یا کسی اور علاقے سے جو مزدور آتا ہے ان سے کبھی بھی کسی لوکل سرٹیفکیٹ کی ڈیمانڈ نہیں کی جاتی۔

جناب والا! بلوچستان کے ایریا Hub میں مزدوروں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور خصوصاً اس انڈسٹری میں جو کہ حکومت کی تھی اور آج توکل گروپ کے پاس ہے یہ ایک victimization ہے۔ جبکہ وہاں پہلے سے بے روزگاری ہے اور احساس محرومی ہے اگر اس طریقے سے لوگوں کے حقوق کو snatch کیا گیا اور ان کو deprive کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بہت غلط نتائج برآمد ہوں گے اور اس ایریا میں labour unrest بھی ہو سکتی ہے اور دوسرے problem بھی create ہو سکتے ہیں اس لئے میں وزیر سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کی چھان بین کرے اور ان سے گزارش ہے کہ ان کی مخالفت نہ کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی، جام صاحب بتائیں کہ جو ان کے الزامات ہیں آپ ان کو deny کرتے ہیں یا نہیں؟

جام محمد یوسف: جناب والا! جس طرح محترم سنیٹر نے نجکاری کے سلسلے کا کہا ہے کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف ملک کے تمام اثاثوں کو سستے داموں میں فروخت کر رہے ہیں حالانکہ میں یہ ضرور کہوں گا۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جام صاحب میرا خیال ہے یہ ایک علیٰحدہ سوال ہے آپ بلوچستان وہلیز لمیٹڈ پر آجائیں۔

جناب محمد یوسف: جناب والا پرائیویٹائزیشن کے متعلق تو ہماری آئی جے آئی گورنمنٹ کی پالیسی ہے وہ (ادارہ) پرائیویٹائز ہو چکا ہے اور ورکرز کو گولڈن شیک ہینڈ مل چکا ہے صرف ۱۳ آدمی وہاں کام کر رہے ہیں اور حکومت بلوچستان کی نگرانی میں labours recruit ہوں گے کیونکہ کوئی آدمی بھی اپنی مرضی سے کام نہیں کر سکے گا جب

تک ایڈمنسٹریشن اتھارٹی مداخلت کرتی رہے گی تو کوئی آدمی appoint نہیں ہو سکتا۔ interference بلوچستان گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے جب لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا تو بلوچستان گورنمنٹ کی مرضی سے ہوگا۔ اگر منشا والے باہر سے اپنی مرضی سے ریکروٹ کر کے لائیں گے تو یہ حکومت بلوچستان بھی برداشت نہیں کرے گی۔ میں یہ یقین سے ان کو کہتا ہوں کوئی ایسا فرد باہر سے اس فیکٹری کے اندر نہیں آسکے گا جب تک بلوچستان کے لوگوں کو اولین ترجیح نہ دیں گے اگر دوسرے نہیں آتے تو پھر دوسری بات ہے لیکن پہلی ترجیح لوکل لوگوں کو دی جائے گی۔

سید عبداللہ شاہ : سوال یہ ہے کہ باقی کو نکال دیا گیا ہے گولڈن شیک ہینڈ دے کر تو یہ ۱۳ آدمی ساری فیکٹری چلالیں گے یا پھر دوسرے بھرتی کریں گے۔

Mr. Presiding Officer : But the Minister has said that the rest would be accommodated.

سید عبداللہ شاہ : تو پھر نکالا کیوں ہے؟ Why were they dismissed from the services ?

(مداخلت)

قاضی حسین احمد : جناب والا انہوں نے جو بتایا ہے یہ تو بالکل ایک انوکھی بات بتائی ہے کہ ایک آدمی کی اپنی انڈسٹری ہے پرائیویٹائیز ہو چکی ہے اور اس کی جو labour ہے اس کی ریکروٹمنٹ گورنمنٹ آف بلوچستان کرے گی یہ تو نہیں سنا تھا کہ گورنمنٹ جو ہے کسی پرائیویٹ انڈسٹری کی ریکروٹمنٹ کرتی ہے یہ عجیب بات ہے۔

جام محمد یوسف : Sir ویسے بھی میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میرا اپنا علاقہ ہے اور لسبیلہ کے اندر جتنی بھی انڈسٹریز privatization ہوئی ہے وہ متعلقہ اتھارٹی کے مرضی کے تحت لئے جاتے ہیں اور زیادہ تر indulgence لوکل اتھارٹی کا ہوتا ہے۔ پھر وہاں ایک لوکل لیبر سوسائٹی بنی ہوئی ہے اس کی سفارشات ہوتے ہیں اور وہاں کے

جو صنعتکار ہیں ان کی مرضی کے تحت وہاں کے لوکل کو لیتے ہیں ۔ اور دوسرا میں یہ واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ golden shake hand کا مطلب کیا ہوتا ہے کہ ایک آدمی اپنی مرضی سے رقم لے کر اپنے کو فارغ کرا لیتا ہے ۔ اگر وہ احتجاج کرتے تو وہ نہ مانتے تو دوسری بات ہے لیکن ۲۲۴ آدمیوں نے اپنی مرضی سے گولڈن شیک ہینڈ کر کے چلے گئے ہیں ۔ اس کے لئے قانونی عدالتیں ہیں وہاں جا کر writ کر سکتے ہیں لیکن پرائیویٹائزیشن کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کی اپنی ملکیتی سے نکال دی ہے اور ۲۴۴ آدمیوں کی اپنی طرف سے فارغ کر چکی ہے اور وہ لوگ گولڈن شیک ہینڈ لے چکے ہیں ۔

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا وزیر موصوف یقیناً اس علاقے کے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس علاقے کے ہیں ۔ اور انہوں نے اس تحریک التواء کو oppose کیا میں یہ بتانا چاہوں گا کہ جس طرح انہوں نے کہا کہ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اور گورنمنٹ کے تحت لوگوں کو لیا جا رہا ہے جناب والا ، یہ صورتحال ایک دو سال پہلے تھی لیکن اب بالکل وہ نہیں ہے باقاعدہ ان مزدوروں کو جو گورنمنٹ کی سفارش پر لوکل ریکروٹ ہوئے تھے ان کو دوبارہ نکالا جا رہا ہے کہاں گیا وہ گروپ جو لوکل لوگوں کو سفارش کرتا تھا ملازمت کے لئے ، ان لوگوں کو نکالا جا رہا ہے جن کو رکھا گیا ہے دوسرے انڈسٹریز میں جہاں تک تعلق ہے کہ آپ ایک مزدور کو کہتے ہیں کہ جی ہم آپ کو نکال دیں گے ۔ آپ نے اپنے پیسے لینے ہیں لیں یا نہ لیں ہم آپ کو نکال دیں گے ۔ آپ اس کو جبراً کہتے ہیں جبکہ وہ کام کرنا چاہتا ہے انڈسٹری میں ، لوگوں کی ضرورت ہے بلکہ اس سے زیادہ کی ضرورت ہے اب وہ تیرہ آدمیوں سے چلا رہے ہیں اور جو تجربہ کار ہیں ان کو نکال رہے ہیں ۔ پھر ڈپٹی کمشنر کرے گا یا اے سی کی طرف سے ہوگا فلاں کی طرف سے ہوتا ہوگا جناب والا وہاں کوئی اس قسم کی گارنٹی نہیں ہے بلکہ ہوگا یہ کہ یہ گروپ اپنی مرضی و منشا کے مطابق باہر کے لوگوں کو employee کرے گا اور employee کرنے کے بعد ہمارے لوگوں کی حق تلفی ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے جام صاحب کہہ رہے ہیں تو وہ اگر اپنے نقطہ نظر کو حقائق کی بنیاد پر رکھیں تو وہ اسی فلور آف

دی ہاؤس پر صنعتکاروں کی زیادتی کے بارے میں کوئی بہتر طریقے سے کہہ سکیں گے۔ لیکن بد قسمتی سے چونکہ وہ اس سائیڈ پر ہیں اور ٹریژری بینچز پر ہیں۔ اس لئے وہ حکومت کا نقطہ نظر plead کر رہے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ان کے اپنے علاقے کا مسئلہ ہے۔ اور وہ اپنے علاقے کو کم از کم اس فورم میں تو defend کریں۔ اور میں پھر ان سے گزارش کروں گا کہ اسے دوبارہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جام محمد یوسف : ایک تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ منظور صاحب یہ تو مجھے بتائیں کہ دو سو چالیس میں سے میرے علاقے کے کتنے آدمی ہیں۔ جب آپ لوکل کی بات کرتے ہیں تو be aware of the locals اگر آپ لوکل کی بات کرتے ہیں تو you should be aware of the local people میں صرف یہ کہتا ہوں کہ یہ حکومت کی اپنی پالیسی تھی۔ اور ظاہری صورت میں حکومت کی جو statements آتی ہیں، آپ لوگوں کو تو پتہ ہونا چاہیے کہ ہر unit کو privatize کر رہی ہے۔ تو پرائیویٹائزیشن میں جب ہم نے اسے پرائیویٹائز کیا تو کوئی غلط کام نہیں کیا۔ وہ ہماری اچھی پالیسی تھی۔ حکومت کا اپنا مینڈیٹ تھا۔ اور حکومت اپنی پالیسی میں firm ہو کر اسے پرائیویٹائز کو چکی ہے۔ اب بات آچکی ہے گولڈن ھینڈ شیک کی کہ وہاں کی لیبر نے کیوں گولڈن ھینڈ شیک کیا؟ اگر ملک میں ہوا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : اگر ہوا ہے تو زبردستی ہوا ہے سر۔

Jam Muhammad Yousaf: Sir, let me tell on the floor of the House اگر کچھ ایسا مسئلہ ہو کہ ان آدمیوں کو protect کیا جائے تو میں لیبر منسٹر کو کہہ دوں گا کہ آپ اس پر نظر ثانی کریں کہ جو لوگ نکالے گئے ہیں انہیں، جب فیکٹری چلے گی تو انہیں ترجیح دی جائے۔ یہ میں اپنی طرف سے ایک درخواست کر سکوں گا منسٹر کو جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : گچکی صاحب, I hope that you are satisfied now.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki : No. Sir, I am not satisfied, یہاں پر تو assurances بہت دی جاتی ہیں ۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ یہ ٹیکنیکل مسئلہ ہے ۔ جب منسٹر assurance دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ٹیکنیکلی آپ یہ کہیں گے کہ ہم اسے نہیں لیتے آپ یقین کریں کہ اس ایوان میں جتنی بھی assurances دی گئی ہیں ان میں سے ایک پر بھی عمل نہیں ہوا ۔ اور میں جانتا ہوں کہ جام صاحب اس assurance پر عمل نہیں کرائیں گے اس لئے کہ یہ ان کی اپنی منسٹری نہیں ہے ۔ یہ صرف convey کر دیں گے اپنے colleague کو ۔ اور ان کا collegue کہہ دے گا کہ جی ہم سنبھال لیں گے ۔ بہرحال چونکہ ٹیکنیکلی آپ ہی decisions لیں گے ۔ اس لئے میں اس پر زور نہیں دیتا ۔

Mr. Presiding Officer : Not pressed. Next is adjourment motion of Syed Faseih Iqbal جی آپ move کریں

(iii) *RE* : LOSS OF CRORES OF RUPEES IN PAT FEEDER CANAL PROJECT

سید فصیح اقبال : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اجلاس کی معمول کی کارروائی روک کر درج ذیل اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے ۔ روز نامہ "جنگ" راولپنڈی کی خبر کے مطابق پٹ فیڈر نہر کو چھوڑا کرنے کے پراجیکٹ میں کروڑوں روپے کے نقصان کا خدیشہ ہے ۔ یہ قومی نوعیت کا معاملہ ہے ۔ اسے منظور فرما کر اس پر بحث کی جائے ۔

Mr. Presiding Officer : Is it being —Opposed

Jam Muhammad Yousuf : Opposed Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفسیر : فصیح اقبال صاحب ۔

سید فصیح اقبال : جناب والا اس ضمن میں آپ کی توجہ صرف اس خبر کی طرف

دلاؤں گا۔ میں بھی بلوچستان سے تعلق رکھتا ہوں۔ پٹ فیڈر کے سلسلے میں ابھی حال ہی میں ایک ٹینڈر ہوا تھا انٹر نیشنل۔ اس میں کوئی پانچ فرمیں pre-qualify ہوئی تھیں۔ جس میں تین فرموں نے ٹینڈر دئیے۔ اور پانچ میں سے صرف ایک پاکستانی فرم آئی تھی۔ اور اتفاق سے اس کا بھی تعلق بلوچستان سے ہے۔ جب یہ پانچ فرمیں آئیں تو تین فرموں نے باقاعدہ حصہ لیا اور دو نے حصہ نہیں لیا۔ اور فرق یہ ہے کہ lowest پاکستانی فرم کا ہے۔ اور ۱۵۹ ملین۔ جناب یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے۔ اب جس کو ٹھیکہ دیا رہا ہے وہ ایک غیر ملکی فرم ہے برٹش غیر ملکی consultant نے اس کو recommended کیا ہے کہ غیر ملکی فرم کو دیا جائے۔ بہر حال وہ غیر ملکی ہے اور غیر ملکی فرم نے اس کو support کیا ہے۔ چونکہ یہ خبر فوری طور پر شائع ہوئی اس پر بحث کی منظوری دی جائے، میں مشکور ہوں پریس کا کہ آج کل اس قسم کی خبروں سے کم از کم ہاؤس میں اور ملک کو ایسے بہت سے معاملات کی بروقت نشاندہی ہو جاتی ہے ورنہ مجھے کیا پتہ چلتا یا خود منسٹر صاحب کو کیا پتہ چلتا کہ کسے ٹینڈر دیا جارہا ہے۔ میں قومی پریس کا شکر گزار ہوں کہ وہ اس قسم کی چیزوں کی بروقت اطلاع دے دیتا ہے اور کم از کم ایسی چیزیں ہمارے علم میں آجاتی ہیں جس سے ہاؤس کو اس ایوان کو ایسی ضروری معلومات حاصل ہو جاتی ہیں جو قومی مفاد کے لئے ضروری ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ غیر ملکی فرم نے recommend کر کے واپڈا کو بھیجا ہے۔ اگر یہ وزیر موصوف کے علم میں آئی ہے تو اس سلسلے میں وزیر موصوف کو فوری طور پر تحقیقات کرنی چاہئیے تھی۔ فلور آف دی ہاؤس پر یہ بتائیں کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ان کے علم میں ہے یا اس کی تحقیقات ہوں۔ کیونکہ یہ مسئلہ پرسوں کے جنگ میں آیا تھا۔ اور سب سے پہلے میں نے آج اس کا فوری فائدہ اٹھایا۔ میں نے پرسوں ہی اس کا نوٹس دے دیا تھا۔ اتفاق سے آج اجلاس تھا ورنہ اس کی باری ایک ماہ کے بعد آتی۔ پتہ نہیں اس ٹینڈر کا کیا حشر ہوتا۔ لہٰذہ میں چاہتا ہوں کہ جہاں قومی مسئلہ اور قومی مفاد کا ہے۔ اس پر فوری طور پر توجہ دینی چاہئیے اور آئے دن اس قسم کے معاملات ہو رہے ہیں لیکن ہماری حکومت سنجیدہ معلوم نہیں

ہوتی ایسے معاملے کو بروقت پکڑا جائے اور واپڈا آپ کو پتہ ہے اتنا وسیع ہے کہ اسے ہینڈل کرنا بڑا مشکل ہے۔ میرا خیال ہے کہ یا تو واپڈا ایکٹ میں تبدیلی کی جائے یا واپڈا کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ تاکہ اپنے اپنے صوبے کے zones میں واپڈا چلائے۔ ورنہ آج تک اس خبر کی تردید واپڈا نے نہیں کی۔ یہ کم از کم واپڈا کا فرض تھا منسٹری واٹر اینڈ پاور کا۔ لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف کے بیان کے بعد میں پریس کرتا ہوں میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو admit کر کے اس پر بحث کی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب صاحب، فصیح اقبال صاحب پریس والوں سے خوش ہیں ٹی وی والوں سے ناراض ہیں۔ مہربانی کر کے آپ اس کا۔

جام محمد یوسف : فصیح صاحب نے کہا ہے کہ جو بے قاعدگیاں ٹینڈر میں پائی گئی ہیں۔ میں انہیں یقین سے کہتا ہوں کہ ہماری جو ارڈی پی گائیڈ لائنز ہیں۔ جو carried out ہو رہی ہیں وہ منسٹری واٹر اینڈ پاور سختی سے واپڈا والوں کو، اس گائیڈ لائن پر چلائیں گے جو lowest ہو گا۔ اور lowest ہی کو ملے گا جب اپنی ساری formalities پوری کر چکی ہیں۔ اگر اپنی من مانی سے کوئی بھی ایسا اقدام انہوں نے کیا تو ہم ایوان کو۔ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایسی کوئی irregularities واپڈا میں نہیں ہوگی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : کھوسہ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کے کون سے ٹھیکیدار کو ٹینڈر دیئے۔

Mr. Presiding Officer : This is no point of order Khoso Sahib on a point of order.

میر سہراب خان کھوسہ : جناب جتنے ٹینڈر ہوتے ہیں۔ ان میں تو گھپلا ہوتا ہی ہے پٹ فیڈرز سے میرا تعلق ہے۔ لیکن وہاں اتنا کم کام ہو رہا ہے جو اخبار میں آیا ہے اس سے بہت ہی کم ہر اخبار میں لکھا گیا۔ وہاں آپ دیکھیں بڑی بڑی مشینوں کے ساتھ کھدائی کرنی تھی۔ لیکن یہ عام رشئین ٹریکٹر کے ساتھ کر رہے ہیں۔ رشئین ٹریکٹر کے

ساتھ وہاں یہ کر ہی نہیں سکتے۔ جتنا گھپلا وہاں ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں کہیں اور نہیں ہو رہا۔

جام محمد یوسف: جناب ابھی تک تو اس کا ٹینڈر اوپن بھی نہیں ہوا ہے اور نہ ہی یہ فیصلہ ہوا ہے کہ یہ کسے ملتا ہے۔ صرف فصیح صاحب کا یہ اعتراض آیا ہے کہ شاید واپڈا والے کسی highest والے کو دے دیں اور lowest والے کو ignore کر رہے ہیں۔ لیکن کام ابھی تک شروع ہی نہیں ہوا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب چئیر مین، میں نے جو تحریک التواء پیش کی ہے یہ اخبار کی بنیاد پر ہے۔ جو طریقہ کار ہے۔ اس میں ملکی فرم کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تو انکوائری کریں گے۔ میرے علم میں آیا ہے کہ واپڈا والوں نے ہمارے وزیر صاحب کو اب تک رپورٹ نہیں بھیجی۔ جب انہوں نے یہ اخبار میں دیکھا تو۔ انہوں نے رپورٹ مانگی، انہوں نے رپورٹ دینے سے انکار کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم وزارت کے ماتحت نہیں ہیں۔ ہم چئیر مین واپڈا کے ماتحت ہیں ہم اس بات کی وضاحت چاہتے ہیں اگر وزارت پانی و بجلی موجود ہے ہاؤس میں تو آپ جواب دیتے ہیں۔ آپ کو اختیار ہے یا واپڈا کے چئیر مین کو اختیار ہے۔ اگر رپورٹ آئے تو میں پریس نہیں کروں گا لیکن اس معاملے کو un-noticed نہیں جانے دیا جائے جیسے ہمارے کھوسو صاحب نے کہا میں ان کی تائید کرتا ہوں ویسے بھی ہمارا پروگرام پانچ سال پیچھے چلا گیا ہے۔ یعنی پٹ فیڈر کا جو پراجیکٹ تھا اس کو کسی بھی donor country کے سامنے پیش ہی نہیں کیا گیا پانچ سال کے بعد یہ ہو رہا ہے ہمارا ساڑھے سات ہزار کیوسک پانی ضائع ہو رہا ہے۔ ۱۹۷۲ء سے تین ہزار کیوسک مل رہا ہے ویسے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس میں ٹینڈر کی بات نہیں ہے مسئلہ پٹ فیڈر کینال کی اہمیت کا ہے۔ اس وقت وہاں ساڑھے تین ہزار کیوسک پانی مل رہا ہے اس لئے کہ اس میں silt آیا ہوا ہے اگر یہ widening جلدی نہ ہوئی اس میں machines کی ضرورت ہے جس طرح ایسے کام دنیا میں نہروں میں ہوتے ہیں بلوچستان کے ساتھ تو

واپڈا نے ویسے بھی نا انصافی کی ہوئی ہے جو پروجیکٹ پانچ سال پہلے ہونا تھا وہ پانچ سال کے بعد انہوں نے ٹینڈر کال کیا ہے اس لئے کہ اس کو کسی بھی priority list میں نہیں رکھا گیا اب واٹر accord ہوا اور ۱۲ ہزار ہمیں دیا گیا میں کہتا ہوں ۷۲ء میں سات ہزار جو ہمارا حصہ ہے وہ ہمیں مل جائے ہمیں بہت بڑا حصہ مل جائے گا ابھی ہم سات ہزار کے لئے رو رہے ہیں آپ ہمیں ۱۲ ہزار دینے کے لئے تیار ہیں جو سیلابی پانی سے ہو گا تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے وزیر صاحب کا بھی تعلق بلوچستان سے ہے اس مسئلے پر آپ بتائیں۔ واپڈا کا رویے بلوچستان سے بڑا نامناسب ہے۔ وہاں ممبر پاور جاتا ہے وہاں پر آپ نے ایک ایریا چئیر مین رکھا ہے اس کا کام ہی نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ یہ سب کام لاہور سے ہوتا ہے اس کے لئے اگر وزیر موصوف دو دن مقرر کریں کوئی ہفتہ مقرر کریں یہ رپورٹ آپ کو واپڈا والے بھیجتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ ہم اس کو پریس نہیں کرتے اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آنریبل منسٹر واٹر اینڈ پاور لیکن انہوں نے کہہ دیا ہے کہ بلوچستان سے زیادتی نہیں ہو گی۔

سید فصیح اقبال: وہ تو کہا گیا ہے پہلے واپڈا ان کو مانتا ہے یا نہیں۔ کوئی بھی چئیر مین ہو وہ کہتا ہے کہ میں ۵۶ء کے ایکٹ کے تابع ہوں میں سمجھتا ہوں کہ ۷۳ء کے آئین کے بعد کوئی ۵۶ء کا ایکٹ نہیں ہے۔ ۷۳ء کے آئین کے بعد تمام یونٹوں کی برابر کی نمائندگی ہے۔ اس میں بلوچستان کا نمائندہ بھی ہونا چاہئیے۔ بھرتی نہیں نمائندگی۔ چاروں صوبوں کی نمائندگی ہونی چاہئیے۔

جام محمد یوسف: میں فصیح صاحب کو وضاحت سے کہتا ہوں کہ واپڈا ایکٹ کے اندر اندر کوئی بھی ایسی شق نہیں ہے جس میں کہیں لکھا گیا ہو کہ حکومت پاکستان سے رجوع نہ کیا گیا ہو۔ جو بھی ٹینڈر اور ہر چیز پر حکومت پاکستان کی سٹینڈرڈ سے اس کی وابستگی ہے میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ٹینڈر ہوتے ہیں وہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ پر ہوتے ہیں اور یہ جو فنڈ اے ڈی بی پی نے دیا ہے اس کی گائیڈ لائن پر ہو گی کیونکہ وہ بیٹھ کر اسے scrutinize کرتا ہے اور scrutinize کر کے evolution پر آتے ہیں اور پھر واپڈا

کی جو consultancy ہوتی ہے وہ ان کی recommendation ہو گی اور پھر وہ اے ڈی پی کے تحت انٹر نیشنل سٹینڈرڈ کی بنیاد پر وہ بنک اس کو بیٹھ کر دیکھتے ہیں کونسا lowest اور کونسا صحیح فرم ہے جو صحیح کام کر چکا ہے اور انٹر نیشنل سٹینڈرڈ میں اس کی reputation اچھی ہے پھر اسی بنیاد پر اس فرم کو they give the contract. But I assure the Senator Syed Faseih Iqbal that such irregularities which he is telling in the House that

واپڈا والوں نے in future کوئی بھی ایسی چیز اپنی طرف سے من مانی کی۔ I assure the House کوئی ایسی چیز اس حکومت کے اندر نہیں ہو گی۔

میر سہراب خان کھوسو: پوائنٹ آف آرڈر، جناب چئیر مین جام صاحب پہلے بھی اس قسم کی یقین دہانی کرا چکے ہیں۔ واپڈا ایکٹ میں وہ آزاد ہیں ہم اس سے پوچھ نہیں سکتے کہ میرا ایک privilege motion تھا۔

Jam Muhammad Yousaf : Did I tell like that ?

میر سہراب خان کھوسو: کہ ۳۴۰ اسسٹنٹ انجینئر بھرتی کئے گئے اور وزیر صاحب سے پوچھا نہیں گیا اس وقت بھی انہوں نے ایوان کو یقین دہانی کرائی تھی کہ ان کے خلاف کارروائی ہو گی ۔ کارروائی نہیں ہوئی اور اب یہی کہا وہ ہم سے پوچھتے ہیں پہلے انہوں نے کہا کہ ہم سے پوچھتے نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر کوئی ایسا واقعہ ہے تو آپ move کریں نوٹس میں لائیں۔ فصیح اقبال صاحب آپ پریس کرتے ہیں۔

سید فصیح اقبال: وزیر صاحب نے پوری توجہ سے اس مسئلے کو سنا اور اس سلسلے میں یقین دہانی کرائی ہے ۔ صرف یہ بتائیں کہ بین الاقوامی اصولوں اور جو پاکستان کے قوانین ہیں یعنی یہاں کے قانون کے مطابق ہو گا اور غیر ملکی Consultants سے گریز کیا جائے کیونکہ غیر ملکی Consultants کی بھر مار یہ ہے وہ واپڈا پر ایک بوجھ بھی ہے

اور پاکستانی زرمبادلہ پر بھی بوجھ ہے ہمارے پاس ملک میں سب سے بڑی کمپنی NESPAK اور PEPAK اس قسم کی اور بھی پرائیویٹ فرمیں ہیں گورنمنٹ کی اپنی بھی فرم ہے لیکن حکومت یہ چاہتی ہے جس donor country سے اس کی مرضی کے مطابق ہو میں اس یقین دہانی کے بعد زور نہیں دیتا لیکن آپ یہ یقین دہانی کرائیں کہ جتنی جلدی ہاؤس میں رپورٹ پیش کریں تو بہتر ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ جی Adjournment Motion کا وقت ختم ہوتا ہے۔

Dr. Bisharat Ellahi : Mr. Chairman, Sir, I would like to draw your attention to the Adjournment Motion which was presented in the House day before yesterday.

تو اس پر ہمیں یہ بتایا گیا کہ وزیر موصوف یہاں آکر کوئی سٹیٹ منٹ دیں گے۔ That was the Minister for Information. اس دن بھی ہمارے کوئی صاحب اٹھ کر گئے بھی تھے انہیں بلوانے لیڈر آف دی ہاؤس گئے تھے اس دن بھی وہ نہیں آئے آج بھی وہ نہیں آئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اس پر تو ہم نے فیصلہ کر دیا ہے کس کے لئے ڈیفر کر دیا ہے۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : کل کے لئے کیوں ڈیفر کیا ہے۔

Mr. Presiding Officer : The Minister is not present.

Mr. Bisharat Ellahi : Time is over ۔ Time is کی بات نہیں ہے۔ over. This is a decision on the House.

Mr. Presiding Officer : It is the point of order. However اس کو کل کے لئے رکھ دیا گیا ہے۔

سید فصیح اقبال : جناب چئیر مین ! چونکہ انور سیف اللہ خان نے اس کا جواب دیا تھا اور میرے خیال میں یہ competent ہیں۔ یہ دو سو روپے کا مسئلہ تھا یہ کسی سکیم یا منصوبہ کا نہیں ہے مسئلہ یہ تھا کہ وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق انہوں نے ۲۰۰ روپے الاؤنس کے لئے جو اعلان کیا تھا ون گریڈ سے ۲۲ تک باقی ان کے جو اور ذیلی ادارے ہیں ٹی وی ہے ریڈیو پاکستان ہے۔ یوٹیلٹی سٹور کارپوریشن ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : فصیح صاحب یہ بات تو ہو گئی ہے۔

سید فصیح اقبال : اگر وہ کل بھی نہ آسکے تو آپ کیا فیصلہ کریں گے۔ کل پرائیویٹ ممبر ڈے ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ابھی اس کے اوپر فیصلہ ہو چکا ہے۔ آپ اسے کل raise کریں۔ کل منسٹر صاحب آئیں گے۔ اگر نہیں آئے تو پھر آپ یہ مسئلہ اٹھائیں

So, the next item is the debate on the Foreign Policy. Mr. Muhammad Ali Khan Hoti.

(INTERRUPTION)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ابھی تو آپ یہی زور دے رہے تھے کہ collective responsibility ہے۔ We have four Ministers here. So, they will take notes and جب وہ آئیں تو آپ کو تفصیلاً جواب دیں گے۔ جی

DISCUSSION ON FOREIGN POLICY

Mr. Muhammad Ali Khan :

Mr. Chairman! Sir let me take this opportunity of congratulations our younger and anerrgetic Minister of State for Foreign Affairs for his very comprehensive review of certain aspects of our Foreign Policy which has been agitating the minds of most of the people in Pakistan

Sir it was indeed a very brilliant presentation particularly the rationale of our current policy towards our neighbours. Sir I am sure that by how we all have the final appreciation of the complexities of

our foreign policy issues. Sir, I am extremely thankful to the Minister concerned for having afforded us this unique opportunity of discussing the Foreign Policy is this august House and I hope the other Ministers would emulate his example.

Sir the foreign policy of any country should portray its resolve to tackle all its problems and aspire to achieve all their goals realistically. Sir, any country which desires to have a place of honour in the comity of nations most in the first place try to have a political stability in the country and then have good relations not only with his immediate neighbours but also with all the countries of the world today by the Grace of God Almighty not only. In the Centre but also in all the Province, Muslim League is in power and it is that political party which created this very country under the Quaid-e-Azam's leadership. Sir, the government has solved most of its outstanding problems between the province and now we are relentlessly pursuing the policies set by the Prime Minister. We hope to achieve good results Insha Allah by the end of the tenure of this government. Sir it is usually said that it is the week which attracts aggression I must democratically say here that we do not and I repeat we do not belong to that category any longer. Sir, we all know that Pakistan is surrouded by biggar and more powerful countries and as such it is absolutely essential for us and we must try our best that relations between the countries of this region are conducted on mutual understanding and on the basis of respect for the principles enunciated and defined in the United Nations charter, otherwise the law of the jungle would prevail. And I am sorry to say that it was during one dark hours of the law of jungle that we lost our Eastern Wing today it is known as Bangladesh. This happened in 1971. Sir we may have lost that portion of Pakistan but it does not mean that we should accept or succumb to the hegemony of a bigger country than ours. Sir, if God forbid that happens then I am sure the very basis of Pakistan would be shattered. He created this country in the name of Islam where sovereignty belong to the Almighty Allah and no one else. And as Muslims we do not believe in any human super power. We believe that God alone is the super power and no one else. Sir, our immediate neighbour India must realize that Pakistan has come to stay and they should know that they should try to live with this reality but unfortunately the bigotad Bhramans of Baharat are still complaining about the so called pangs of partition and to them. Sir, the partition of the sub-continent was like cutting their sacred cow into many pieces. Since partition they are trying to undo Pakistan and I am sorry to say that India succeeded in 1971 because of our internal differences and a very unfortunate slogan of a political leaders "ادھر ہم اور ادھر تم"

Syed Abdullah Shah : Question.

Mr. Muhammad Ali Khan : Unfortunately Sir, this has happened. India has still not abundant scheme of things against Pakistan and we must be extremely vigilant. Sir, for all their misfortunes they try to blame Pakistan whether the uprising is Kashmir, in Punjab or insurgency in Meezuram or Nagaland etc., we are made the scapegoats. And if tomorrow there is an earth quack in India I am sure they would blame Pakistan by saying that it was because of their nuclear explosions that we got the earth quack in India. So sir, we all know that good relations with the nearest neighbour should be the corner stone of any country's foreign policy but at the same time we have to see whether there is any response from the other side as well because Sir, as the famous English saying goes it taxes two hands to clap. So let us take the case of Kashmir. Sir the popular uprising in Kashmir against the Indian rule in the occupied territory.

(Azan-e-Maghrib)

Mr. Presiding Officer : The House is adjourned for twenty minutes to meet again at 7.15 p.m.

[The House adjourned for prayers]

[The House re-assembled after interwal with Mr. Presiding Officer (Malik Muhammad Hayat) in the Chair]

Mr. Presiding Officer : Mr. Muhammad Ali Khan, please countinue.

Mr. Muhammad Ali Khan : Mr. Chairman Sir, let us take the case of Kashmir, the popular uprising in the Occupied Kashmir against the Indian rule is entirely indigenous and Sir, its root cause lies in India's refusal to have plebiscite and give right of self-determination to poor Kashmiries since the last forty five years. Sir, it was decided earlier in the United Nations that a plebiscite would be held in Occupied Kashmir and the Kashmiries would be given the right to decide whether they want to remain in India or accede to Pakistan.

Syed Abdullah Shah : Poin of order Sir, the Leader of the House is addressing this august House and there is no quorum, it is really unfair.

Mr. Presiding Officer : Please don't insist on it. Please continue.

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, our Prime Minister has held four meetings with the Prime Minister of India and in all those four meetings he has stressed the need for solving this Kashmir question once for all but I am sorry to say that on all these occasions the reply of the Indian was evasive and very stubborn by insisting that Kashmir is an integral part of India. This theory of *'Atootanug'* has to be taken out of their minds before something is decided about this most important problem of Kashmir. Sir, actually in old days if you remember France used to also say about Algeria that Algeria Francey but could they keep Algeria for long, similar is the condition here in Kashmir. Sir, I feel that we are a party to this problem and we must try our best to solve it. We must try our best at the United Nations to pave way for a plebiscite so that the Kashmiries could be taken out of the clutches of the Indian aggressors as early as possible before they are completely annihilated.

Sir, then we have the Siachen issue, then we have the Wullor Barrage issue, then we have the Run of Katch issue, the delimitation of Sir-Creek area issue and the Marine boundary with India, all these disputes have not yet been solved. Sir, the Kashmir issue is on top of it all, unless and until these issues are solved it is just not possible for Pakistan to have good friendly relations with India and I must point out to my government that we must discard our applogetic attitude towards India. I am definite that policy of appeasement does not and will not succeed as far as the Bunia mind is concerned. Sir, even an Organization like the SAARC who was unable to bring Pakistan and India closer together. Sir, India is not at all satisfied with our assurances about our peaceful nuclear programme. Though India herself is a nuclear power as you all know. It has consistently raised the bogie of our nuclear programme as a threat to non-proliferation and we have proposed in this connection a number of equitable and non- discriminatory measures at local level ; bilateral level I should say, at regional level as well as

at global levels but on all these occasions they have given us—I should say the response of those people was negligible and they have never responded to our initiative in this connection. Sir, in this connection America has also come out openly against us despite the fact that they know fully well that Israel is a power—nuclear power and they have a nuclear power, Brazil is a nuclear power, Argintina is a nuclear power, South Africa is a nuclear power but there is a propaganda against Islam, agains the Musalmans in the world and there the Israeli bomb is not dubbed as a Zionist bomb, European bomb is never dubbed as a Christian bomb. We are having the peaceful programme yet they say that Pakistan has made or is in making of an Islamic bomb, so America is also sided with India and under this Presslor agreement whatever it is, it has even stopped the supply of planes for which we have paid. We in this House suggest to the government that we must take our money back from them and try to purchase anywhere in the world wherever we can get such planes. And Sir, I would personally say that it is actually a blessing in disguise that America has stopped all our aid because it has showed us the way for self-reliance which we are pursuing at the present moment and Inshaallah we will soon achieve our results. Sir, no power on earth can refrain us or stop us from our peaceful nuclear programme. We should not budge an inch what may. We just can not accept any discriminatory restrictions on our nuclear programme, it should be on a regional basis for all the countries in this region and not only for Pakistan.

Sir, as far as Afghanistan is concerned our policy is absolutely on the right lines. It is in line with our ideals, it is in line with our aspirations and our national interest, I am glad to state that we played the role of Ansars to billions of Mohajirs who came to Pakistan, brought their families here in order to fight back against the infidel invadors in Afghanistan. Sir, by the grace of God Almighty they not only liberated Afghanistan but also saved Pakistan. Had they (Russians) go a foothold in Afghanistan, Sir, I am sure the next victim would have been Pakistan, because Russian badly needed warm water ports. But Sir, the brave Afghan Mujahideen revived their old history and they valently fought against the invadors. Sir even young boys of 15 or 16 years of age begged their mothers to give them guns so that they may fight against the Russian invadors and there is a popular war song in Pushto and I would just say first couple in this House :

Pushto

Oh! mother get up and give me the gun, the Russians have entered Afghanistan. Sir, because of these young Mujahideen, not only they liberated their own country and saved Pakistan fromt he Russian's onslaught but actually destroyed the Soviet Union and, today, the Soviet Union just exists in the pages of history and it will remain there for ever. And there is an 'Ayat' of the Holy Quran

اذاجاء الحق وذهق الباطل

Haq has come and Batil has perished by the grace of God Almighty.

Sir, now Russia is extremely sorry for what it has done in Afghanistan but it is too late now. But even now, it may have disappeared from the world map but I can assure, Sir, that it is still the biggest country in the world. So, it has gone out of Afghanistan. It is sorry for what it has done, now we should try our best to develop good relationship with that power so that in order to counter-act the mechanicians of other powers against Pakistanis. Sir, unfortunately, there are certain people who called the Mujahideen as rabels. I just don't know what to call those people and those are the people who fought for 14 years against the Russain invadors and their stooges in Kabul. Sir, they made overtures the Russian stooges and called them brothers. But when Tirakai was killed by Hafeezullah Amin, Hafizullah Amin was embraced as a brother. But when Marmal removed Hafeezul Amin then Karmal was considered as a brother. But when Marka, was removed by Najeeb then Najeeb was considered as a brother. On no account whatsoever those people took revenge of a slaim brother but embaraced the murderer as a brother, for reasons best known to them.

Sir, it was also said in this House that American soldiers fought in Afghanistan and Afghan girls used to be suppled to them in their camps. Sir, this was for the first time that we heard such an allegation. Not a single paper in Russia or in Eastern Europe for that matter stated that the American Army is fighting against the Russians in Afghanistan.

Mr. Presiding Officer : But as far as I know, no one mentioned this in this House.

Mr. Muhammad Ali Khan : It was mentioned here in this House, that American soldiers fought there and they had peace camps and they were supplied Afghan girls.

Mr. Presiding Officer : Incorrect.

Mr. Muhammad Ali Khan : I ask, how many Americans died in Afghanistan ? No. 1. May I ask, how many were taken prisoners by the Russians (No. 2) and No. 3. How many returned to Peshawar after the Jehad was over ? Because nothing remains a secret, had the gentleman said this ? Sir, another thing, all the villages were held by the 'Tanzeemat', while the cities were under the stooges and the Russian soldiers. Had he said that the stooges supplied Afghan girls to the Russians officers than definitely we, wold not have doubted it for a single moment, we would have believed him. But Sir, these are the things just to be little the brave Afghan Mujahideen in their struggle for their liberation. I can say one thing for them. I can only pray for them that May the Almighty Allah show them the right path so that they may not make such mistakes in future.

Mr. Presiding Officer : Five minutes more.

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, as far as Afghanistan is concerned we are supporting the Peshawar Accord and we have very cordian relations with Afghanistan and even yesterday our Minister went there to sort out their difficulties. Sir, there is an old saying in Pushto that the Pakhtoons 'di mo' and unless they take the fort but when they entered the fort they died in a greater number. Unfortunately, that is what is happening in Afghanistan at the present moment but Inshallah it will be over very soon, the day is not far off and they will have, Insahallh, peace in their country. There are certain people like the Jews, the Hindus and some non-Muslim powers in the world that they want the same conditions to remain in Kabul so that Afghanistan, Iran, Pakistan and the newly emerged Muslim States in the Central Asia, may not get together and become a very big power.

Sir, as far as this Government is concerned one gentleman said that that is the Government of the fundamentalists. Sir, I may tell you, this word was used by Roman Catholics. There is no such

thing as Fundamentalist and fundamentalism in Islam. Either one has to be a Muslman or a Munafiq. No, two things about it. There is nothing in the middle he is either Muslim or a Munafiq, and there is no third stage. That Government is of the Muslmans and they believe in Islam as a Deen, it is not only a religion. It is a complete code of life politics comes into it, and as Allama Iqbal has said —

"کہ جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

So, for this thing I must say that there is no Changezi there. It is the Islamic Government in Afghanistan established and we pray that it remains steadfast and strong.

Sir, as far as these Muslim Republics are concerned, we have common ties of history, culture and faith with them. We were the second country after Turkey to have given them diplomatic recognition and some of the diplomats have already been deputed to those countries and the President of Qazakistan, Tajekistan and Uzbekistan three of them have visited Pakistan and the Presidents of Kreglistan and Turkmanistan are Inshallah expected toward the end of this year. Our Prime Minister also visited Uzbekistan and a number of agreements have been signed with those countries and many more Inshallah are in the offing.

Uzbekistan would be linked through Afghanistan while the other area of Tajekistan would be Inshallah linked through Chitral and the Wahan Valleys which will bring prosperity to this entire area.

Sir, we have been facing also the issue of the stranded Pakistanis in Bangla Desh. This Government has, for the first time, tried to bring three thousand families from there and this will be the first step and they are going to be settled in Mianchunoo. Afterwards, we intend when we have enough money, the Rabeta-e-Almi-e-Islami is giving a few millions of rupees and Pakistan has also donated a lot of money. So, we will Inshallah bring all the 240 thousand non-Bengalis from Bangla Desh and this would Inshallah improve our relationship further with Bangla Desh.

Sir, as far as the OIC is concerned Pakistan is player a very active role in that organization and they supported the case of

Afghanistan they supported our case as far as Kashmir is concerned and now they are deeply concerned over the genocide of Muslims in Bosnia-Herzegovina. We are trying our best that case has been taken in the United Nations Assembly and then naturally we will go to the Security Council. If the Security Council fails to come up to our expectations then I suggest that Pakistan, Iran and Turkey should give arms to the Muslim brothers, the besieged brothers in Bosnia-Herzegovina in order to save them from the clutches and inhalation of the seros. Sir, Pakistan has also welcomed the convening of the Middle East Peace Conference. We want that Israeli Army should move out of occupied Palestine and other Arab territories including Baitul Muqddas. And we are for a comprehensive peace not separately with single countries and leaving the others, no we want a comprehensive peace plan by the entire Arabs. At the same time Sir, we have very credial relations with the Gulf countries and our stand wherein Iraq invaded Kuwait that stand was appreciated throughout the world and it won the gratitude of most of our friends in the Middle East but I am sorry to say that there is a saying in Pushto that a thief should not be taken right to his house. Whatever has happened has happened, the aggression has been vacated millions have been killed but in order to appease the Israelies certain powers are after destroying Muslim power in the Middle East are at least should not become a party to it this is my humble suggestion whatever has happened has happened.

Mr. Presiding Officer : Please wind up now.

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, the Leader of the Opposition was given half an hour and as a Leader of the House I should be given half an hour

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : twenty five minutes تو ہو گئے ہیں - پانچ منٹ اور لے لیں-

Mr. Muhammad Ali Khan : Right Sir. Sir we are having good relationship with Saudi Arabin and things are improving over the years, dignitories come from there as well as from here and the Prime Minister has extended an invitation to Khadim-ul-Harmain Al-Sharifain who would Insha Allah be visiting Pakistan very soon.

And similarly we have very fraternal and good relationship with Iran, the President of Iran Insha Allah coming in the first week of september and would be Addressing a point session of the Parliament. Similarly our friendship with China is the corner stone of our foreign policy and they have given assurance to us on a very high level that our good relationship with India would never be at the cost Pakistan, that assurance has already been given us. Then Sir, we also enjoy a very friendly relations with Japan which is the sole largest trading partner and a principal donor for Pakistan. The President Insha Allah would be visiting in the month December, 1992 and Prince Akishino would be calling to Pakistan and a parliamentary delegation from Japan as also will be coming Insha Allah either towards the end of this year or early next year. Sir, we are also firmly committed to the ideals of the Non-Aligned nations and a delegation has gone and the Prime Minister will be also leaving to attend a conference in Indonesia. And I pray to God Almighty that one day they should try to settle their disputes of the regions in this organization and not let it go to the United Nations.

Sir, there is lot to say but because of the time constraint I can only say this much and that too without my fear of contradiction that the present government is doing its best to safeguard the country's interest in the international arena. I thank you very much.

Mr. Presiding Officer : Thank you next speaker Syed Ehsan Shah.

سید احسان شاہ : شکریہ جناب چیئرمین! جو آپ نے اس اہم موقع پر مجھے اظہار خیال کا موقع دیا۔ جناب یحییٰ بختیار اور ہوتی صاحب جیسے بڑے دانشوروں کے اظہار خیال کرنے کے بعد تو میرا اظہار تو یوں ہو گا جیسے سورج کو چراغ دکھانا۔ لیکن میری اور میری پارٹی کی طرف سے چند گزارشات ہیں۔ میں وہ عرض کر دیتا ہوں۔ جناب اگر ہم اپنے ملک میں آنے والی حکومتوں کی خارجہ پالیسی کی طرف نظر دوڑائیں تو یوں لگتا ہے کہ وہ خارجہ پالیسیاں باہر سے بن کر آتی تھیں۔ ہم تو صرف ان پر عمل کرتے تھے۔ جناب والا میں اس کی مثال دیتا ہوں کہ ایک ایسی پارٹی جس کی ملک پر بائیس ماہ حکومت تھی جب

تک وہ اقتدار میں نہیں تھی تو باہر ان کا یہ کہنا تھا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی انتہائی غلط ہے۔ لیکن جب وہ اقتدار میں آئے تو خارجہ پالیسی کو تبدیل کرنے کی بات تو دور کی ہے جناب۔ وہ وزیر خارجہ کو بھی تبدیل نہیں کر سکے۔ لیکن میں اس حکومت کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اب عوام کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ اب خارجہ پالیسی آہستہ آہستہ ہماری اپنی ہوتی جا رہی ہے۔ جناب والا افغانستان کے متعلق ہم نے جو آج سے چودہ سال پہلے جو خارجہ پالیسی اپنائی تھی وہ آج ہمیں احساس ہو رہا ہے کہ وہ غلط تھی۔ اس کی وجہ سے افغانستان میں کشت و خون ہوا۔ اس کی وجہ سے اب تک کوئی تیس لاکھ مسلمان مارے جا چکے ہیں اور اس وقت بھی ہمارے لیڈر غوث بخش بزنجو صاحب نے کہا تھا کہ جب مجاہدین کی، جب لڑائی کرنے والوں کے مراعات بند ہوں گی تو جو بندوقوں کے رخ افغانستان، کابل کی طرف ہیں، خدانخواستہ ان بندوقوں کے رخ اسلام آباد کی طرف مڑ سکتے ہیں۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان بندوقوں کے رخ ہماری طرف مڑ رہے ہیں۔ ان بندوقوں کی نالیاں اگر اس وقت کابل میں بھی گولیاں برساتی ہیں تو یوں سمجھ لیں کہ وہ ہم پر برسا رہی ہیں۔ رشیاء ٹوٹنے کے بعد مسلم ممالک وجود میں آئے جو کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے مسلمان ممالک کو وجود میں لانے میں بڑی مدد کی ہے۔ پاکستان نے قربانیاں دی ہیں۔ لیکن اس قربانی کا نتیجہ کوئی نہیں مل رہا۔ اس قربانی کا حاصل کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ جناب والا! کسی بھی ملک کی اقتصادیات، ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ہم اس پر خوش تھے کہ مسلم ریاستیں وجود میں آگئی ہیں۔ ان کے ساتھ ہماری تجارت ہو گی اور ہماری اقتصادیات بہتر ہو گی۔ لیکن جناب جب تک افغانستان میں امن نہیں ہو گا جب تک افغانستان میں بھائی چارہ کی فضا قائم نہیں ہو گی ہم ان ممالک کے ساتھ تجارت نہیں کر سکیں گے۔ جو قربانیاں ہم نے دیں سمجھ لیں کہ رائیگاں تو نہیں لیکن ہماری اقتصادی مدد نہیں ہو سکتی۔ جناب والا! اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ افغانستان کے متعلق ہم ایک ایسی خارجہ پالیسی اپنائیں۔ ایک ایسا لائحہ عمل طے کریں جو ہمارے مفاد میں ہو جو صرف اور صرف اس ملک کے مفاد میں ہو۔ کسی غیر ملک کے مفاد میں نہ

ہو۔جو امریکہ کے مفاد میں نہ ہو سامراجی طاقتوں کے مفاد میں نہ ہو۔ اور جناب والا مجھے اور میری پارٹی کو یہ خدیشہ ہے کہ اگر یہ کشت و خون افغانستان میں جاری رہا تو یونائیٹڈ نیشن جسے آج کل ہم سب اس نام سے پکارتے ہیں کہ جی یہ تو امریکہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ وہ مکمل طور پر امریکہ کہ قبضے میں ہے۔ اور آپ کو مارنے کی بات ہوتی ہے تو یہ یو این اور آگے آتا ہے۔ اگر بوسنیا میں مسلمانوں کو مارتے ہیں تو وہاں پر یو این خاموش ہے۔ کیونکہ وہ اس کی پالیسی نہیں ہے وہ امریکہ کی پالیسی ہے۔ جناب والا اگر افغانستان میں یہ کشت و خون جاری رہا تو میں سمجھوں گا کہ امریکہ کے کہنے پر یا سامراجی طاقتوں کے کہنے پر وہاں یو این او کی فوج لائی گئی اس سے نہ صرف افغانستان کی تباہی ہو گی بلکہ وہ وہاں پر بیٹھ کر سنٹرل ایشیاء سمیت سارے علاقے پر قبضہ کریں گے اور وہ اس سارے خطے کو اپنے لائحہ عمل پر چلائیں گے۔ جناب والا آج کل یہ کہا جا رہا ہے کہ دیوار برلن ٹوٹنے کے بعد دنیا میں بڑی تبدیلیاں آرہی ہیں وہ تبدیلیاں آرہی ہیں امریکہ کے لئے آرہی ہیں رشیا کے لئے آرہی ہیں جرمنی کے لئے آرہی ہیں پہلے جب دیوار برلن تھا تو غریب اور چھوٹے ملکوں پر وہ ٹینکوں اور فوجوں کے ذریعے قابض ہوتے تھے آج کل بڑے بڑے مالیت اداروں کے ذریعے ان پر باقض ہیں طریقہ واردات تبدیل ہو گئے ہیں لیکن ان کا مقصد ابھی تک وہی ہے۔ جناب والا! ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی میں دوسرا بڑا مسئلہ امور کشمیر ہے اس سے کوئی پاکستانی انکار نہیں کر سکتا کہ کشمیر پاکستان کا اٹوٹ انگ ہے اور ہم انشاء اللہ اس کو لے کر رہیں گے جس طرح انڈیا کہتا ہے کہ وہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے ہمارا بھی دعویٰ ہے کہ وہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے اور ہم لے کر رہیں گے لیکن جناب والا! اس میں ہمیں یہ خیال رکھنا ہے کہ اس وقت برصغیر کے ایک ارب سے زیادہ عوام جن کو پینے کے لئے پانی میسر نہیں ہے جن کو رہنے کے لئے گھر میسر نہیں ہے اب ہمیں بھی سوچنا چاہیئے ہندوستان کو بھی سوچنا چاہیئے ہم غریب ملک جنگ کے متحمل نہیں ہو سکتے ہماری خارجہ پالیسی اس طرح ہونی چاہیئے کہ ہم اس مسئلے کو مذاکرات کے ٹیبل پر حل کریں اور انشاء اللہ موجودہ حکومت کو میں سراہتا ہوں ان کی یہ کوشش ہے کہ یہ معاملہ ٹیبل پر حل ہو

جناب والا! ہمیں ایک خدشہ اور ہے کشمیر میں بھی جیسے سننے میں آرہا ہے اور وہاں جیسے حالات ہیں ہمیں حقیقت سے ہر گز روگردانی نہیں کرنی چاہئیے کیونکہ حقیقت کو جب تک ہم سامنے نہیں لائیں گے اس وقت تک ہم کسی صحیح فیصلے پر نہیں پہنچ سکیں گے کشمیر میں ایک تحریک یہ بھی ہے کہ ہم آزاد کیوں نہ ہوں۔ بیرونی ممالک اور بیرونی ایجنسیاں بھی ان کو سپورٹ کر رہی ہیں کہ آپ آزاد کیوں نہ ہوں جناب وہاں بھی ہمیں یہ خدشہ ہے وہاں بھی ہمیں تشویش ہے خدانخواستہ اگر وہ آزاد ہو گئے اور ہمارے ساتھ نہ آئے وہ ایک ایک سٹیٹ بنا تو وہ خود تو نہیں رہیں گے۔ ان کو باہر کے کسی ملک کی ایڈ کی باہر کے کسی ملک کی امداد کی ضرورت ہو گی اور اگر باہر کے کسی ملک نے ان کو امداد دی تو وہ اپنی قیمت تو لے گی اور وہ اس پورے خطے پر قبضے کی قیمت ہو گی اگر وہاں پر امریکہ نے ان کو امداد دی اگر سامراجی طاقت وہاں پر آکر بیٹھ گئی اس سے نہ صرف ہمیں بلکہ انڈیا کو بنگلہ دیش کو چائنہ کو اور ان سارے ملکوں کے لئے وہ علاقہ چیلنج بن جائے گا۔ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کا مسئلہ نہیں ہے یہ اس ریجن کے پورے ملکوں کا مسئلہ ہے۔ چائنہ سے لے کر بھوٹان تک سب کا مسئلہ ہے۔ جناب والا یو این او کے بارے میں ہماری خارجہ پالیسی یہ ہونی چاہئیے سب اسلامی ممالک کو یو این او کے رویے کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے۔ ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا ہے اور ہماری خارجہ پالیسی اس طرح ہونی چاہیئے کہ ہم اپنی خارجہ پالیسی کی وجہ سے تمام مسلم ممالک کے لیڈر بن جائیں۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا کیونکہ پچھلی حکومتوں کی خارجہ پالیسی ہماری نہیں تھی۔ جناب والا عراق کے معاملے میں تو ان کو human ritghts کا درد ہوتا ہے ان کو وہ درد ستاتا ہے۔ بوسینا میں جہاں مسلمان مارے جا رہے ہیں وہاں پر تو ان کو دکھ نہیں ہے سربیا نے وہاں مسلمانوں کے خلاف چار سو ٹینک تین ہزار توپیں ۸۰ لڑاکا طیارے اس وقت بھی وہ استعمال کر رہے ہیں وہاں پر وہ خاموش ہے ان کو روٹی دے رہا ہے مرنے کے لئے کیونکہ آپ بھوک سے نہ مریں بلکہ سربیا کی گولیوں سے مریں۔ سربیا کی بمبارمنٹ سے مریں۔ لیکن عراق کے متعلق ان کو بڑا دکھ ہے بڑی تشویش ہے اور وہ عراق کو تقسیم کر

رہا ہے اگر آج عراق کی باری ہے کل ایران کی ہوگی پرسوں ہماری ہوگی ایٹمی توانائی کے متعلق ان کو عیسائی ممالک اور کوئی ممالک تو یاد نہیں رہتے لیکن پاکستان کے ایٹمی ری ایکٹر پر ان کو اعتراض ہے اور اس کے باوجود ہم ان کی جی جی کر رہے ہیں - واہ واہ کر رہے تھے - جناب والا ہمیں چاہیئے ہماری خارجہ پالیسی باہر کی ایجنسیوں باہر کے ممالک کے اثر ورسوخ سے مکمل طور پر آزاد ہو - جناب والا اس ریجن میں سب سے پہلے ضرورت اس بات کی ہے - پاکستان انڈیا چائنہ ایران ترکی افغانستان یا ایک امن معاہدہ کریں اور وہ ہمیں کرنا چائیے ہم نے انڈیا کے ساتھ تو کیا ہے لیکن ہمیں تمام ممالک کے ساتھ کرنا چائیے - جب تک اس ریجن میں امن قائم نہیں ہوگا جب تک اس ریجن کے لوگ ایک دوسرے سے ڈرتے رہیں گے خوف زدہ ہوتے رہیں گے اس وقت تک ہماری خارجہ پالیسی ہماری اپنی نہیں ہوگی کیونکہ ہمیں باہر کے ملکوں سے روابطہ رکھنے ہوں گے - ہمیں ان سے مدد لینی ہوگی ہمیں ان کی ضرورت ہوگی تو سب سے پہلے ضرورت اس بات کی ہے ہم ایک امن معاہدہ اپنے تمام پڑوسی ممالک کے ساتھ کریں - آخر میں جناب والا جب بھی اس ملک کی خارجہ پالیسی کے لئے کوئی لائحہ عمل طے کیا جائے تو اس ملک میں چار قومیں رہتی ہیں تمام قوموں کے مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کی مقدس سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے ہمیں وہ پالیسی اپنانی چاہئیے - جناب والا! میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے جب ہم نے افغانستان کے مجاہدین کو پناہ دی تو لوگوں نے کہا کہ وہاں سے جو راکٹ اڑتے ہیں وہ یا تو بلوچستان میں گرتے ہیں یا پھر پشاور میں گرتے ہیں سندھ اور پنجاب میں ان کے راکٹ نہیں آتے اس لئے پنجاب میں بیٹھنے والوں نے ملک کی خارجہ پالیسی بنائی میں اس سے اتفاق نہیں کرتا میں ہرگز یہ نہیں کہتا لیکن اس طرح کی باتیں بھی ہوتی رہی ہیں جناب والا! ان چند الفاظ کے ساتھ میں اپنی گزارشات ختم کرنا چاہتا ہوں - پاکستان زندہ باد -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت بہت شکریہ جناب منظور احمد گچکی صاحب -

جناب منظور احمد گچکی: شکریہ - جناب چئیرمین، وزیر مملکت برائے امور خارجہ نے

فارن پالیسی پر بحث کے بارے میں موشن move کیا اور اسی سلسلہ میں یہاں اب بحث ہو رہی ہے۔ گو کہ اس سے پہلے ہم ہی نے اس پر بات کرنے کے لئے initiative لیا تھا اپوزیشن کے طور پر بہر حال دیر آید درست آید۔

جناب چیئرمین ! ہمارے وزیر مملکت برائے امور خارجہ ایک ایسے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں جہاں ملنساری کا عنصر بہت زیادہ ہے اور ویسے بھی اچھے انسان ہیں لیکن جناب چیئرمین ، خارجہ پالیسی ملنساری سے متعین نہیں ہوتی ہے۔ انہیں اپنی اس تقریر میں بہت ساری باتوں کو highlight کرنا چاہیے تھا لیکن شاید وقت اور حالات نے اس کی اجازت نہیں دی یا وہ اور سلسلے میں مجبور تھے۔ مجھے ایک شاعر کا ایک شعر یاد آرہا ہے کہ

انہیں یہ خوف کہ ہر بات مجھ سے کہہ ڈالی
مجھے یہ غم کہ کوئی خاص بات باقی ہے

جناب چیئرمین ! پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بارے میں جب ہم بولنے لگتے ہیں اور اس سلسلے میں اگر ہم ماضی کی خارجہ پالیسی کو کاٹ کر بات کرتے ہیں تو کوئی بات بنتی نظر نہیں آتی ہے کیونکہ خارجہ ایک continuation ہے اس پر جب تک ہم پیچھے کی طرف ایک نظر نہ دوڑائیں تو یہ تشنہ ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین ! اس ملک کی خارجہ پالیسی کو متعین کرنے کے لئے اس ملک کی داخلہ پالیسی کو دیکھنا پڑھتا ہے اس لئے کہ ملک کے اندر معاشی ، سماجی اور سیاسی تبدیلیاں فارن پالیسی پر reflect کرتی ہیں ، ظاہر ہے کہ اگر ایک ملک میں ڈیکٹیٹر شپ ہو، تو اس ملک کی پالیسی اسی ڈگر پر چلے گی اگر ایک ملک میں جمہوریت ہو تو اس ملک کی خارجہ پالیسی جمہوری انداز میں آگے کی طرف بڑھے گی اور اس کے تحت پھر ان تمام ممالک سے تعلقات استوار ہوں گے جو کہ جمہوری ممالک ہوں گے۔

جناب والا ! میں حیران ہوں کہ لیڈر آف دی ہاؤس نے ایک بات کی کہ ہمارا فارن پالیسی کا جو ہے اس کی بنیاد چائنا ہے یا--- کوئی اور ملک ہے--- corner stone
جناب والا ! بد قسمتی تو یہی ہے کہ اس ملک میں ۱۹۴۷ء کے بعد ایک proverb چلی آ

رہی ہے Corner stone of our foreign Policy is United States اور اس کو لیاقت علی خان ہمارے گلے میں چھوڑ گئے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ یہ بات کمپوٹر میں گئی اور آج تک جو بھی حکمران اس ملک میں آئے انہوں نے کمپوٹر کے اس بٹن کو دبایا اور اس میں ان کو یونائیٹڈ سٹیٹ ہی نظر آیا۔۔ ہم نے اپنی ملکی مفادات کو نظر انداز کیا ہم نے ہمیشہ وہ فارن پالیسی adopt کی کہ جو دنیا میں ان قوتوں کو تقویت پہنچاتی رہی ہے کہ جنہوں نے ہمیشہ Automatic Rule کو ، فوجی حکمرانی کو ، اور دینا میں ان تمام غیر جمہوری رویوں کو کوریج دی ، ہم نے ہمیشہ ایسے ملکوں کی پالیسیوں کو تقویت دی۔

جناب چیئرمین ! فارن پالیسی کی سٹیٹمنٹ میں تین باتوں کو سامنے رکھا گیا اور ان تینوں کے بارے میں ہلکی بات کی گئ۔ سیکورٹی کے معاملے میں ، معاشی ترقی اور پھر ان لوگوں کے بارے میں بات کی جو پاکستان سے باہر کے ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین میں حیران ہوں کہ کیا فارن پالیسی کی بنیادیں صرف ان امور کے گرد گھومتی ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جناب کانجو صاحب کو جو تقریر لکھ کر دی گئی ہے فارن منسٹری کی طرف سے اس میں خارجہ پالیسی کم اور لفاظی زیادہ ہے۔ جناب چئیرمین ، میں فارن منسٹری سے پوچھ سکتا ہوں کہ فارن منسٹری کو کون چلارہا ہے۔ اسے فارن آفس خود چلارہا ہے ؟ اسے وزیر مملکت برائے امور خارجہ چلارہے ہیں ، وزیر اعظم چلارہے ہیں ، یا صدر مملکت چلارہے ہیں یا سیکیورٹی ایجنسیاں آئی ایس آئی کے روپ میں چلارہی ہیں۔ یا تو ایک question mark ہے ، اس ملک کے لوگوں کو پوچھنا چاہ رہے ہیں اس ملک کے حاکموں سے۔ کہ ہماری فارن پالیسی کو کون چلاتا ہے۔ فارن منسٹری ایک بات کہہ دیتی ہے تو دوسرے دن اس کی تردید آجاتی ہے ، منسٹر صاحب کوئی بات کہہ دیتے ہیں تو اس کی تردید آجاتی ہے ، وزیر اعظم صاحب کوئی بات کہہ دیتے ہیں تو دوسرے دن اس کی مخالف میں بیان آجاتا ہے۔ جناب چئیرمین اصل مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے ، خصوصاً ، جب ایران میں شاہ کے خلاف انقلاب آیا ، تو وہاں سے پورا جب سٹ آپ شفٹ ہو کر یہاں پر پہنچا تو انہوں نے جو اسٹیبلشمنٹ develop کی ، انہوں نے جو ایجنسیاں

develop کیں، آج تک فارن پالیسی کو وہی چلا رہے ہیں - بد قسمتی جناب والا، یہ ہے کہ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد آج بھی ان کا فارن پالیسی میں عمل دخل ہے۔

جناب چیئرمین ! اس ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ ہم نے intervention کی اور ہمارے لوگ بارڈر سے اس طرف operate کرتے رہے ہیں اور جتنی بھی آرگنائزیشن اس ملک میں چل رہی تھیں، وہ باقاعدہ ہماری ایجنسیوں سے .O.K لیتی رہیں ہیں - تو جناب والا، میں سمجھتا ہوں کہ آج جب سرد جنگ ختم ہوئی ہے تو ہماری پالیسی کو بھی مثبت انداز میں تبدیل ہونا چاہیے تھا لیکن ہم نے یہاں یہ دیکھا کہ جو اسٹیبلشمنٹ موجود ہے سیکورٹی ایجنسیوں کے نام سے، وہ اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ جب تک وہ ایک ایسی situation create نہ کریں تو ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے اس لئے وہ اب تک اس زمانے کی پالیسی کے hangover میں موجود ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ایسی پالیسیوں کو لے آئیں جو حقیقت پر مبنی ہوں تو وہ ان کی existence کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

جناب چیئرمین ! آج کا زمانہ جو ہے وہ non-proliferation کا زمانہ ہے اور ریجنل بلاک بنانے کا زمانہ ہے آج وہ طریقہ نہیں چل سکتا جس پر کہ ہم ہمیشہ سے چلتے آئے ہیں -

جناب چیئرمین ! اب یہاں پر دو مسئلے اور بھی ہیں کچھ ہمارے کرم فرما فرماتے ہیں کہ ہم ساؤتھ ایشیاء کے حصے ہیں یا ساؤتھ ویسٹ ایشیاء کے حصے ہیں

جناب والا ! ہم اپنے آپ کو، ہم ایسے سنگم پر واقع ہیں کہ ہمارا ماضی ساؤتھ ایشیاء سے بھی جڑا ہوا ہے اور ہمارے رشتے ناطے ساؤتھ ویسٹ ایشیاء سے بھی جڑے ہوئے ہیں- ہم اس غلط فہمی میں پڑ رہے ہیں کہ جی سنٹرل asian republics سونے کا انڈا ہے ہمارے لئے، مارکیٹ بھی ہمیں مل جائیگا سب کچھ بھی ہمیں مل جائے گا لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ کی اکانومی اب تک اتنی establish نہیں ہے آپ کا انفراسٹرکچر آج بھی اتنا موجود نہیں ہے جبکہ سنٹرل ایشئین ری پبلکس میں وہ تمام چیئرمین موجود ہیں یہ اور بات ہے کہ تاریخ کی ستم ظریفی ہے یا تاریخ کی ایک tradegy

ہے کہ وہ آج crisis میں ہیں ۔ سنٹرل ایشیئن ریپبلکس اس وقت literacy ریٹ سو فیصد ہے ۔ resources ان کے اتنے زیادہ ہیں کہ جس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے ۔ انفراسٹرکچر ان کا totally complete ہے ۔ اگر ہم ساؤتھ ایشیاء کو بھول جائیں گے اور relations tense کریں یہاں سے وہاں ہر ہم اپنے تعلقات بڑھائیں تو وہ ناممکن ہے ۔ اس کے کچھ اور بھی وجوہات ہیں ۔ جناب چیئرمین ! آپ مجھے یہ بتائیں کہ ہم نے افغانستان میں امریکیوں کو خوش کرنے کے لئے یا ان کے اشارے پہ ہم نے یہ تمام situation یہاں develop کیا آج اس ملک میں ہیروئن کی وباء ہتھیاروں کا problem یہ ہم نے خود create کیا اور پھر کمال یہ ہے کہ یونائیٹڈ نیشن میں جو پنشن کا فارمولا ہے اس کو بھی ہم نے فیل کروا دیا ۔ اور اب پشاور معائدہ بھی تقریباً فیل ہو گیا ہے جناب والا ! میں پوچھ سکتا ہوں کہ کل تو آپ کیمونسٹوں کے خلاف لڑ رہے تھے کیا سٹینڈرڈ ہے کیا کیریکٹر ہے ، میری سمجھ میں نہیں آتا ، نجیب ٦ سال سے کمیونسٹ ہے تو آپ نے پورے افغانستان میں خون کی ندیاں بہا دیں لیکن ابھی جو سنٹرل ایشیئن کے صدر آئے تھے وہ تو ستر سال سے کیمونسٹ تھے آپ نے ان سے کیسے ہاتھ ملایا ۔ پھر سوال جناب والا ! یہ ہے کہ کیا آج آپ intervention نہیں کر رہے ہیں ایک ملک کا صدر جب یہ کہتا ہے کہ آپ روکئے ہتھیاروں کو جو اس وقت آپ کے ملک سے آ رہے ہیں آپ ان تمام مسائل کو روکئے یہ ربانی کا سٹیٹمنٹ ہے اور اس نے باقاعدہ خط لکھا پریس میں آیا ۔ اخبارات اور ریڈیو میں آیا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب تک ہم اس کو کیوں کر رہے ہیں ۔ میں اس کی جناب ایک مثال دوں گا کہ ایک مہینہ پہلے ہمارے ایک سیاسی پارٹی کی طرف سے دو ہزار رضا کار بھیجے گئے ہیں جس میں سے ان کے اس وقت ۵ سو آدمی مر چکے ہیں آپ کیسے justify کرتے ہیں کہ ہم مداخلت نہیں کر رہے ہیں ۔ جناب والا ! میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ خدانخواستہ اگر کل افغانستان میں mental balkanisation ہو چکا ہے مکمل ، اور physical balkanisation کی طرف لوگ جا رہے ہیں ۔ اور اگر کل افغانستان ٹوٹتا ہے تو پہلے ہمارے اوپر ہیروئن اور ہتھیاروں کی صورت میں وباء پڑی پھر اس کے بعد

fundamentalism کا اور فرقہ واریت کی ایک وباء اس ملک میں پھوٹ پڑے گا۔ جس کو آپ سنبھال نہیں سکیں گے جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا اور آپ کے توسط سے آنے والے وقتوں سے آپ کو اس بنیاد پرستی کی یلغار کو روکنا ہے اور اس کو روکنے کا حل صرف یہ ہے کہ آپ افغانستان کے کسی بھی گروپ کو آپ سپورٹ نہ کریں۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ آپ امن و امان کے لیے نیا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ اور اگر آپ کے بس میں ہو تو دوبارہ اقوام متحدہ کے رول کو بحال کیجیئے۔

جناب چیئرمین! وقت بہت کم ہے اور یہ خاصا وسیع میدان ہے کہ جس پر اگر آدمی بولنا چاہے تو شاید بہت زیادہ بول سکتا ہے تو میں بہر حال اگر کوئی حکومت یا آدمی اچھا کام کرے تو لوگوں کو ممبران کو اچھائی کہنا چاہیے۔ جناب والا! انڈیا کے ساتھ آپ نے جو بہتر تعلقات کی پیش رفت کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ positive ہے اور اگر ہم اس کو مزید بہتر کریں تو وہ بہت ہی اچھا رہے گا۔ مثلاً جناب خارجہ سیکریٹریز کی میٹنگ کے نتائج سامنے آرہے ہیں اور کیمیاوی ہتھیاروں پر معاہدہ، اور یہ سفارتی آداب پر معاہدہ اور دیگر امور پہ پیش رفت ہوئی یہ بہت اچھی بات ہے لیکن جناب والا! ہمیں اس ملک کے عوام کو ایک ایسی فارن پالیسی دینی پڑے گی کہ جو ہماری ضرورتوں کے مطابق ہو جیسا کہ جناب والا! میں نے پہلے عرض کی کہ آپ اگر اس ملک میں بنیاد پرستی کو جگہ دیں گے وہاں پر آپ کی فارن پالیسی reactionary ہو گی۔ اور بد قسمتی جناب والا! یہ ہے کہ یہ ہم نے کیا۔ آپ کو حیرانگی ہو گی جناب والا! کہ جکارتہ میں غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس ہو رہی ہے اور انڈونیشیاء نے ہندوستان کو یہ assurance دی ہے کہ اگر کشمیر کے مسئلے کو نہ اٹھایا جائے گا تو ہم اس کانفرنس میں شامل ہوں گے۔ اور انڈونیشیاء نے اس کی یقین دہانی کرائی ہے کہ کشمیر کے مسئلے کو نہیں اٹھایا جائے گا اور اس کانفرنس میں ہمارے وزیر اعظم صاحب تشریف لے جا رہے ہیں یعنی عجب بات ہے اور ہماری فارن پالیسی کی ناکامی کی سب سے بڑی دلیل تو ہی ہے کہ جس کو ہم سمجھتے ہیں کہ جی کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ ہے ہماری شہ رگ ہے۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک

کی شہ رگ نہیں ہوتی۔ آج تک کشمیریوں سے کسی نے نہیں پوچھا کہ تو کہاں جانا چاہتا ہے۔ ہم نے خنجر اٹھایا اور انہوں نے خنجر اٹھایا ہندوستان نے تو مرنا ہے تو ہمارے خنجر کے نیچے مرو اگر نہیں مرنا ہے تو ہم تم کو خود مار دیں گے۔ یہ کشمیریوں کا اپنا مسئلہ ہے لیکن چونکہ وہ آپ کی بنیادی فارن پالیسی کا حصہ ہے۔ اس لئے یہ آپ کا حال ہے کہ آپ کا وزیر اعظم جکارتہ جا رہے ہیں اور وہاں پر ہندوستان حصہ اس لئے لے رہا ہے کہ وہاں پر کشمیر کے مسئلے کو نہیں اٹھایا جائے گا۔ یہ آپ کی سب سے بڑی کامیابی کی دلیل ہے فارن پالیسی میں، جناب چیئرمین! آپ کیا expose نہیں ہوتے ہیں کہ جب ضیاء الحق کی برسی میں لوگ اعلان کرتے ہیں خالصتان کی اور سکھ آکر تقریریں کرتے ہیں اور کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتا تو آج خالصتان آزاد ہو جاتا اور ہماری طرف سے ایک لفظ بھی نہیں کہا جاتا ہے۔ کیا یہ ہمارا اس سٹینڈ کی نفی نہیں کرتا کہ ہم بیرونی ممالک میں مداخلت نہیں کرتے۔ یقیناً جناب ہماری خاموشی کا کوئی نہ کوئی مطلب ضرور نکالا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا! آپ اپنے ملک کو سنبھالئے اپنی معیشت کو سنبھالئے اور پھر یہ ہے کہ آج تو ریجنل کواپریشن، ریجنل بلاک کا دور ہے۔ آپ اگر اپنے گردو نواح کے ملکوں سے تعلقات بگاڑیں گے تو آپ جائیں گے کہاں۔ افغانستان میں position tense ہے۔ فرض کرلیں خدانخواستہ اگر یہ ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ کتنی تباہی ہو گی اور اس کے اثرات پاکستان پر کتنے پڑیں گے۔ اور اگر ایسا ہو جاتا ہے تو آپ کا تو بلاک ہے سینٹرل ایشیئین ریپبلکس کا آپ کا خواب دھرے کا دھرا رہ جائے گا۔ اور اس وقت ترکی اور ایران بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ اپنا اقتصادی دباؤ نہیں بڑھائیں گے۔ آپ کو اس طرح چھوڑیں گے جب کہ آپ نے اپنے راستے بلاک کئے ہوئے ہیں۔ ہندوستان سے آپ جھگڑا کر رہے ہیں۔ چین سے آپ کے تعلقات نہیں ہیں جس طرح آپ کہتے ہیں۔ تو اسی طرح جناب والا! آپ اپنے گردو نواح کے ملکوں سے تعلقات نہیں بڑھائیں گے اس وقت تک۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ جناب - وائنڈ آپ کریں -

جناب منظور احمد گچکی : ابھی دو منٹ ہیں - جناب چیئرمین ، لیڈر آف دی ہاؤس کا میں احترام کرتا ہوں - میرے لئے قابل احترام ہیں ، میرے بزرگ ہیں - انہوں نے کہا ہے کہ we believe that there is only one super power and that is Allah, not other اڑتالیس سال تک آپ کا خدا بھی امریکہ تھا -

جناب محمد علی خان : Question

جناب منظور احمد گچکی : آپ امریکہ کے ہر اس نازو نخرے کو برداشت کرتے رہے اس ریجن میں - آپ نے اس ملک میں امپیریلزم کے ایجنٹ کے طور پر اپنے آپ کو استعمال کروایا ، آپ نے وہ تمام حرکتیں اس ریجن میں کی ہیں جناب والا ! کہ جو stooge کے اور ایک ایجنٹ کے طور پر آپ نے کام کیا - آپ کہتے ہیں "we believe" جو حملہ استعمال کیا کسی اور سپر پاور کو ہم نے نہیں کیا - جناب والا ! آپ کی خارجہ پالیسی تکونی صورت میں چل رہی تھی - انڈیا - یو ایس ایس آر اور امریکہ - آپ نے انڈیا سے بھی جھگڑا لیا - آپ نے یو ایس ایس آر سے امریکہ کے کہنے پر جھگڑا لیا - اور آج یہ صورت حال نہ ہوتی تو آج کشمیر پر بھی آپ کا ہوتا - آپ کہتے ہیں کہ جی ہم نے کسی اور کو سپر پاور نہیں بنایا - اس ملک میں ڈکٹیٹر شپ کو تحفظ جناب والا ! امریکہ نے دی - اس لئے کہ اسے پتہ تھا کہ ایک ڈکٹیٹر سے تو بات کی جا سکتی ہے - کیونکہ اس کے جو پیچھے چلنے والے ہیں وہ یہاں اس کے ایجنٹ ہیں اور اس کی ہر بات مانتے ہیں - لیکن اس نے ملک میں جمہوریت کو اس لئے پنپنے نہیں دیا کہ اگر اس ملک میں جمہوریت آئے گی تو وہ امریکہ کے بینڈیٹ کو قبول نہیں کرے گا اور اگر بد قسمتی سے اس ملک میں ایک ڈیڑھ دو سال لوگ اقتدار میں آئے تو وہ بھی اس آسرے پر رہے کہ امریکہ کی آشیر باد کی ہمیں ضرورت ہو اور امریکہ اشیر باد ہے - اور وہ بھی انڈر بینڈیٹ حکومت آئی - جو میں سمجھتا ہوں ان کی سب سے بڑی غلطی تھی - اور جنہوں نے جمہوریت کے اس تصور کو نقصان پہنچایا جناب چیئرمین آپ کو آج اس سرد جنگ کے بعد اپنی پالیسی کو تبدیل کرنا پڑے گا - اور نئے آنے والے وقت

کے ساتھ اسے match کرانا پڑے گا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جناب۔ جناب سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب میرا تو کال اٹینشن ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا کال اٹینشن نوٹس ہے۔

سید فصیح اقبال: جی ہاں۔ میں پڑھ دیتا ہوں۔

I beg to draw the attention of the Minister for Defence for the following matter of sufficient public importance. The attention of the Minister for Defence is called to a news appearing in the press that Gawadar Airport will be closed for at least one year because of repairs. Gawader Airport provides a link between that part of Baluchistan and the rest of the country. Closure of the airport would mean suffering for the people of that area and resulting severe hardship. All trade and commerce between the coastal area and the rest of Pakistan would come to an end. The Minister for Defence may kindly make a statement on this matter in the House.

میں تھوڑا سا آپ کو اس کے بارے میں واضح کر دوں۔ جناب بات یہ ہے کہ یہ ۱۹ اگست کا نیوز ہے۔ راولپنڈی کا۔ یہ ایک نیوز ایجنسی پی پی آئی کی رپورٹ ہے۔

Gawadar airport closed for extension. The international airport of Gawadar will be closed for about a year for further extension. This was disclosed by Civil Aviation Authority's official while talking to newsman here the other way.

تو جناب بات یہ ہے کہ جناب چیئرمین صاحب گوادر ائیر پورٹ کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ ساحلی علاقوں میں اس وقت بلوچستان کے کوئی راستہ کمیونیکیشن کا نہیں ہے۔ سڑکیں ایسی نہیں ہیں۔ لہذا اس وقت پاکستان میں سب سے زیادہ کوئی PIA's Foker Service چالیس ہفتہ وار سروسز ہیں۔ گوادر پسنی، تربت، پنجگور۔ یعنی آپ اندازہ کریں کہ اس وقت دن میں پانچ فلائٹیں گوادر کو جاتی ہیں۔ اور گوادر سے ہفتے میں دو بار ایک فلائٹ مسقط جاتی ہے۔ تو جناب چیئرمین بات یہ ہے کہ گوادر اس وقت ملک کے ایک

ایسے مقام پر ہے۔ جہاں ساحلی علاقوں کا تجارتی مرکز بھی ہے اور دور دراز کے علاقوں کے لوگ وہیں سے سفر کرتے ہیں۔ اور اس ائیر پورٹ کو ایک سال کے لئے بند کرنا۔ میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کے لئے تکالیف اور بڑی مصیبت کا سامنا ہو گا۔ اور لوگ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ چونکہ گوادر میں فوکر اتر سکتا ہے۔ اگر اسے مرمت ہی کرنا تھا تو wide bodied 737 Boeing کے لئے بھی کرتے جس طرح سے تربت میں بوئنگ کی سروس شروع کو گئی ہے۔ اور گوادر کی ٹریفک کا یہ عالم ہے کہ آپ کو کراچی میں روزانہ ٹکٹ کے لئے کم از کم پندرہ دن انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس سے آپ اس علاقے کی افادیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کنارے پر ساحلی علاقوں کے لوگوں کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے۔ جو ہوائی سروس ہے۔ وہاں لوگ بہ امر مجبوری ، کوئی چھوٹا سا غریب آدمی ہیں ، جیسے کراچی میں کام ہے۔ اور آپ کو پتہ ہے وہ علاقہ زرمبادلہ کے لئے پاکستان میں کم از کم مکران کے اندر گوادر اور یہ تمام علاقے زرمبادلہ کے لئے سب سے بڑا سرمایہ فراہم کرتے ہیں حکومت کو اور اس علاقے کے لوگوں کے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کمیونیکیشن کا وہ ہوائی لنک ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اس چیز کو دیکھے۔ ایک تو یہ period کم ہے۔ اور اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس سلسلے میں وہاں کے عوام کو کافی تشویش تھی کہ اگر یہ سال کے لئے یہ ائیر پورٹ بند ہو تو یہ باقی کیسے کام چلے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر دفاع اس معاملے میں بیان فرمائیں گے اس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ کیا صورت حال ہو گی۔

سید غوث علی شاہ : جناب والا ! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم مرمت ضرور کر رہے ہیں ائیر پورٹ کو لیکن کوئی بھی فلائٹ فوکر کسی اس سے متاثر نہیں ہو گی اسی شیڈول کو چلائیں گے۔ اور عرصہ کے لئے بھی ہم نے کوشش کی ہے کہ چار ماہ مرمت ہو جائے۔ لیکن مرمت کرنے سے پہلے ہم وہاں پر ایک landing strip بنائیں گے جس سے روزمرہ کا کام متاثر نہ ہو۔ اس لئے میرے خیال میں انہیں مطمئن رہنا چاہئیے۔ ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے اور یہی صحیح پوزیشن ہے جو میں ان کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب ۔ وزیر موصوف نے یہ بیان فرما دیا ہے اور میں مطمئن ہوں لیکن اس خبر کا ذریعہ سول ایوی ایشن اتھارٹی تھی ۔ چونکہ ایوان میں وزیر دفاع صاحب نے فرما دیا ہے کہ چار ماہ ہے اور دوسری چیز یہ کہ معمول کی پروازیں میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے لئے خوشخبری ہوگی آج کا کال اٹینشن ۔ شکریہ ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ تشہیر کرا دیں ۔

The House is adjourned to meet again at 5.00 P.M. tomorrow.

[The House adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Sunday the 30th August, 1992.]

PCPPI 533(96) Senate—25-2-2000—150.

LIST OF AGENTS, AUTHORISED FOR SALE OF GOVERNMENT PUBLICATIONS

KARACHI

1. Mansoor Stationery Mart, Hassan Ali, Effendi Road, Opp. Light House Cinema, Karachi.
2. M/s Pioneer Book House, P.O. Box No.37, Awan Lodge Bunder Road, Opp. Dow Medical College, Karachi.
3. M/s. Royal Book Company, 232-Saddar Co-operative Market, Abdullah Haroon Road, Post Box No. 7737 Karachi 74400.
4. M/s. Petewala Book Corporation, Ismail Mension Stretchen Road, N.E.D College Road, Pakistan Chowk, Post Box No. 135, Karachi, 74200.
5. M/s. Sipra Book Company, A-12 Street No. 2, Usman Ghani Road, Manzoor Colony, Karachi. 75460.
6. M/s. Pakistan Law House, Pakistan Chowk, P.O. Box No. 90, Karachi.
7. M/s. Firdous Stationery Mart, 85 Liaquat Market Opp. New Mamon Masjid, M.A. Jinnah Road, Karachi.
8. M/s. Readers Associates Victoria Chamber No. I, P.B. 7485, Abdullah Haroon Road, Karachi.
9. M/s. Supper Law Books Supplies, 15-A, Nelsons Chamber, Hasrat Mohani Road, Karachi.
10. Executive Updating Service, D-T, 24, Block 18, Federal 'B' Area, P.O. Box No. 13708, Karachi 75950. Phone No. 631 8699, Fax No. 631 0276.
11. M/s. Indus Publications, 25-Fareed Chambers, Abdullah Haroon Road, Karachi.
12. M/s. Iqbal Book Depot, Books Export House, Near St. Joseph Girls College, Shahrah-e-Iraq, Saddar, Karachi.
13. M/s. Your Stores, 22-New Memon Masjid, M.A. Jinnah Road, Karachi.
14. M/s. Central Store, 24-New Memon Masjid, M.A. Jinnah Road, Karachi.
15. M/s. Kashif Book & Stationery Centre, 3-B, Block-A, U.K. Square Shahrah-e-Pakistan, 16-Federal B. Area, Karachi.
16. M/s. Muslim Book World C-1/14 Al-Ahram Square, 3rd Floor, Block G, North Nazimabad, Post Box 10858 (Hyderi), Karachi.
17. M/s. Somna International Services, Room No. 320, 3rd Floor, HMH Square, Sir Shah Suleman Road, Near Civic center, Karachi.

QUETTA

18. Kalat Publishers Book Sellers, Rustamji Lane, Jinnah Road, Quetta.

SUKKUR

19. Ajaib Store, Ajaib Manzil, Frere Road, Sukkur.

MULTAN

20. M/s. Multan Chamber of Commerce & Industries, Katchery Road, Multan.

VEHARI

21. M/s. Rahmat Printing Services, Ahata Shah Nawaz, Mandi Burewala, District Vehari.

FAISALABAD

22. M/s. S. Maula Buksh Abdul Aziz, 14-Cooperative Bank Chamber, Rail Bazar, P.O. Box-104, Faisalabad.

LAHORE

23. Mirza Book Agency, 65-Shahrah-e-Quaid-e-Azam, P.O. Box No. 729, Lahore.
24. M/s. Mansoor Book House, Kutchery Road, Lahore.
25. M/s. Islamic Service, 40-A, Urdu Bazar, P.O. Box No. 1493, Lahore.
26. M/s. Kausar Brothers, I-Turner Road, Near High Court, Lahore.
27. M/s. People's Publishing House, 4-Begum Road, P.O. Box No. 862, Lahore.
28. M/s. Publishers United (Ltd.) P.O. Box No. 1689, 176-Anarkali, Lahore.
29. M/s. Punjab Religious Book Society, Anarkali, Lahore.
30. M/s. Premier Book House, Shaheen Market, Anarkali, P.O. Box No. 1888, Lahore.
31. M/s. Ghulam Mohy-ud-Din & Brothers, Pakistan Law Journal (Stall in Lahore High Court) Mohammadi Park,2Mohammadi Road, Lahore.
32. M/s. Vanguard Books Ltd., 8-Davis Road, Lahore.
33. M/s. All Pakistan Legal Decisions, Nabha Road, Lahore.
34. M/s. Book Centre Liberty Market, Gulberg, Lahore.
35. M/s. Multi Line Books, Regal Chowk, Hall Road, Post Box No. 1268, Lahore.
36. M/s. Technical and Commercial Book Co., Chowk Dalgran, 128-Railway Road, Lahore.

RAWALPINDI

37. M/s. Federal Law, House H/136 Murree Road, Committee Chowk, Rawalpindi.
38. M/s. American Book Company, Bank Road, Rawalpindi.

ISLAMABAD

39. M/s. Fatherland International (Pvt.) (Ltd.) 31-Javid Plaza, Blue Area, Islamabad.
40. M/s. Al-Aziz Corporation, 27-T&T Centre, G-8/4, Islamabad.
41. M/s. Maktabah Abdiya, Shop No. 10, Block No. 19, Markaz G-9, Islamabad.
42. M/s. London Book House, Kohsar Market, Islamabad.
43. M/s. The Golden Information Bureau, Plot No. 78, I&T Centre, G-8/1, Islamabad.

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI

Volume IV — **No. 1**

Price : Rs . 11.00

SP. IV(1)/92
150